www.KitaboSunnat.com

جولوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے
یقیناً اُن کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (القرآن)

جنت کی زندگی

اورنگزیب یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست ابواب

حرفِ آغاز ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 03

جنتیوں کے جنت میں داخلے کا منظر ـــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 07

گھنے باغات اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں ـــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 11

جنت کی نہریں اور دریا ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 12

جنت کے چشمے ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 14

پاکیزہ قیام گاہیں اور منزل پر منزل بنے ہوئے مکانات ـــــــــــــــــ صفحہ نمبر 16

جنت کا موسم ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 19

نہ محنت و مشقت، نہ تھکاوٹ ـــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 19

جنت کی وسعت ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 20

جنت کی شراب اور اس کی خاصیت ـــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 23

جنت کے پھل ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 24

جنت کا گوشت ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 27

جنتیوں کے لباس ـــــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 28

جنت کی معاشرتی زندگی ـــــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 30 تا 60

اہل جنت کی برائیوں کا دور کر دیا جانا ـــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 32

نہ نفرت و کدورت، نہ بغض و کینہ ـــــــــــــــــــــــــــ صفحہ نمبر 33

نہ بے ہودہ کلام، نہ جھوٹ، نہ ہی گناہ کی کوئی بات ـــــــــــــــ صفحہ نمبر 34

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی خاندانی زندگی---------------------------------------صفحہ نمبر36
اہل جنت کی بیویوں کی خصوصیات----------------------------------صفحہ نمبر41
جنت کی حوریں--صفحہ نمبر43
والدین اور اولاد کا ملا دیا جانا---------------------------------------صفحہ نمبر46
اہل جنت کی محفلیں--صفحہ نمبر49
اہل جنت کی نشست گاہیں--صفحہ نمبر50
اہل جنت کے خدمتگار لڑکے--------------------------------------صفحہ نمبر52
اہل جنت کی باہم گفتگو---صفحہ نمبر54
اہل جنت کی اہل جہنم سے گفتگو--------------------------------صفحہ نمبر57
اہل جنت کی ہر خواہش کا پورا کیا جانا-------------------------------صفحہ نمبر61
کبھی نہ ختم ہونے والا رزق اور نعمتیں----------------------------صفحہ نمبر63
ان ساری نعمتوں سے بڑی چیز اللہ کی خوشنودی----------------------صفحہ نمبر64
اللہ کا دیدار اور ملاقات عظیم ترین نعمت-----------------------------صفحہ نمبر65
موت کا نہ آنا--صفحہ نمبر67
جنت کی ہیشگی---صفحہ نمبر70
کوئی جنتی کبھی یہ نہ چاہے گا کہ اس کا حال بدل جائے---------------صفحہ نمبر77
خلاصہء کلام--صفحہ نمبر79
جنت اور اس کی نعمتیں کس پر حرام ہیں؟----------------------------صفحہ نمبر83

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

کہتے ہیں کہ اسلام کے عروج کے دور میں بغداد کے قاضی اپنے شاندار گھوڑے پر سوار بازار میں جا رہے تھے کہ ایک غریب غیر مسلم موچی نے ان کو روکا اور ان سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔دیکھو اپنی سواری،اپنا گھر،اپنا منصب اور اپنی عزت وجاہ۔۔۔کیا یہی قید خانہ ہے۔۔؟اور میری حالت دیکھو۔۔۔کس غربت اور کسمپرسی میں زندگی گزار رہا ہوں۔۔۔کیا یہی جنت ہے؟

آپ نے اسے جواب دیا ارے نادان!اگر میں اللہ کے ہاں کامیاب ہو گیا اور مجھے جنت مل گئی تو یہ سب جس کا تم نے ذکر کیا ہے،اس کے مقابلے میں ایک قید خانہ سے زیادہ نہیں۔۔۔۔اور اگر تو کفر و شرک پر مر گیا اور جہنم میں ڈالا گیا تو اس کے مقابلے میں تیری یہ حالت جس میں تو آج ہے تیرے لیے جنت سے کم نہیں۔۔۔۔۔۔۔ارے ناسمجھ! دنیا کی کسی بہت بڑی سلطنت کی بادشاہی بھی جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں کسی قید خانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

وہی جنت جس میں پہلے انسان اور نبی سیدنا آدم علیہ السلام کو تخلیق کے بعد سکونت فراہم کی گئی اور پھر اللہ نے اپنی مشیت اور حکمت کی بنا پر وہاں سے ان کی ایک غلطی کی وجہ سے نکالا تاکہ انسان ایمان اور عملِ صالح کی بنا پر دنیوی زندگی کی آزمائش سے گزر کر کامیاب ہونے پر جنت کے مستحق ہوں اور وہی جنت جس کو آخری رسول ﷺ نے معراج کے موقع پر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پھر اس کے بارے میں بیان فرمایا۔

جنت اپنے بندوں کے لیے اللہ کا انعام ہے جس کی صحیح تصویر کھینچنے کے لیے کسی انسانی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں کہ اس کا بیان کیا جاسکے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں،نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گزرا(پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اگر تم چاہو تو(اس کے استدلال میں) یہ آیت پڑھ لو:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ السجدۃ ۔ 32 }17{

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزا میں اُن کے لیے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب مخلوقات کی ابتدا کا بیان، حدیث 479)

ظاہر ہے جس کھانے کو ہم نے کھایا نہیں، اس کا ذائقہ ہم کیا جانیں؟ جس پھل کو ہم نے نہ دیکھا نہ چکھا، اس کی لذت ہمیں کیا معلوم؟ جس نعمت کو ہم جانتے ہی نہیں اس کا خیال دل میں کیسے گزرے۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ دنیا میں ہمیں جو کچھ ملا ہے آزمائش کے درجے میں ہے اور ہم اسی میں گم ہو جاتے ہیں۔ جنت میں جو کچھ ملے گا نعمت کے درجے میں ہو گا اس کا اندازہ کر لیجیے۔۔۔؟ مگر اے اہل ارباب ودانش ! سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا وہ خدا جس نے ایسی حسین دنیا بنائی اس سے بہت زیادہ حسین جنت نہیں بنا سکتا؟ کیا جس نے ایسے لذیذ پھل پیدا کیے وہ ان کی لذت کو بڑھا نہیں سکتا؟ جس نے اتنے حسین درخت اور پھول پیدا کیے کیا وہ انہی جیسے محل نہیں بنا سکتا۔ جس نے ہمارے سامنے پانی کے سمندر پیدا کر کے رکھ دیے اور دریا بہا دیے کیا وہ دودھ، شہد اور طرح طرح کے شربتوں کے چشمے اور دریا نہیں بہا سکتا؟ جس نے دنیا میں ایسی ایسی نعمتیں پیدا کیں وہ ان سے بہت اعلی نعمتیں پیدا نہیں کر سکتا؟۔۔۔۔۔۔کیوں نہیں جبکہ وہ تو الخلاق العلیم ہے۔

جنت کی خوبصورتی، دلکشی اور سرسبزی کی تصویر کشی میں قرآن حکیم اور احادیث ہمیں یہ بتلاتی ہیں کہ گھنے سرسبز باغات ہیں جن میں چشمے ابلتے ہیں اور جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ہمیشگی کی زندگی وہاں حاصل ہو گی، پاکیزہ بیویوں کی رفاقت میسر ہو گی، وہاں کے پھل دائمی اور سایے لازوال ہیں، بے حساب رزق وہاں عطا فرمایا جائے گا اور وہاں اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ آل عمران۔ 3 }15{

۔۔۔ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۵﴾

جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں، اُن کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انہیں ہیشگی کی زندگی حاصل ہو گی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔

سورۃ الرعد ۔ 13 }35{

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

خدا ترس انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔ یہ انجام ہے متقی لوگوں کا۔ اور منکرینِ حق کا انجام یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔

سورۃ غافر ۔ 40 }40{

۔۔۔ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنت سکونت کے لیے ایک عظیم الشان سچے بادشاہ کی قربت میں بہت ہی عزت کا مقام ہے:

سورۃ القمر ۔ 54 {54۔ 55}

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

نافرمانی سے پرہیز کرنے والے یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے، سچی عزت کی جگہ، بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب۔

دنیا میں تو انسان کی طبیعت نعمتوں سے بھی اکتا جاتی ہے لیکن وہاں کبھی کسی کا یہ جی نہ چاہے گا کہ ان نعمتوں سے نکل کر کہیں اور چلا جائے:

سورۃ الکھف ۔ 18 {107۔ 108}

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے، ان کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو اُن کا جی نہ چاہے گا۔

قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جنت کا جو حسین نقشہ کھینچا گیا ہے یقین جانیے کہ وہ انسان پر سحر طاری کر دیتا ہے۔ چلیے قرآن وحدیث کی روشنی میں ذرا تفصیل کے ساتھ اسی جنت کی سیر کو چلتے ہیں۔

سب سے پہلا مرحلہ تو وہ ہے جب کہ جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ ذرا یہ نظارہ دیکھیے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنتیوں کے جنت میں داخلے کا منظر

کچھ احادیث مبارکہ کے مطابق جنت میں داخل کیے جانے سے پہلے ہی اہل جنت کو ابدی حسن، صحت و جوانی عطا کی جائے گی، گناہوں سے پاک کر دیا جائے گا، ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دیا جائے گا، کسی کے دل میں جو بھی نفرت و کدورت ہو گی اسے مٹا دیا جائے گا اور تھوک، بلغم، پیشاب وغیرہ کی گندگیوں کو دور کر دیا جائے گا اور یوں جنتی سلامتی کے اس گھر میں اس طرح داخل ہوں گے کہ حسین و جوان صحت مند ہوں گے، قد کاٹھ آدم علیہ السلام کا سا ہو گا، گندگیوں، گناہوں، برائیوں، نفرتوں، کدورتوں سے پاک ہوں گے، پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہو گا اور ان کے دل آلائشوں سے ایسے صاف ہوں گے کہ نرمی میں پرندوں کے دلوں کے مانند ہوں گے۔

غور فرمایئے کیا اللہ کے لیے یہ ناممکن ہے؟ کیا وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا؟ آج اگر اللہ ہی کے حکم سے ہماری جوانی دس یا بیس برس کی ہے تو کیا خدا اس مدت کو بڑھا کر ابدی و سرمدی نہیں کر سکتا؟ آج اگر ہماری جسمانی نظام ٹھیک کام کر رہے ہیں تو اس میں ہمارا کیا کمال ہے یا ہمارا کتنا عمل دخل ہے؟ ہم نے تو اپنے ہی پہلو میں وہ دل بھی نہیں دیکھا جو ہمارے بہت ہی قریب ہے، کبھی آرام نہیں کرتا، سوتا نہیں، ہم سوتے جاگتے ہیں اور وہ اللہ کے حکم سے کتنے ہی برس تک مسلسل اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ کیا اللہ کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اسے چند برس کے بجائے لامحدود مدت تک کام کرنے کا اہل بنا دیے؟ کیا خدا کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمارے جسمانی نظاموں میں کچھ تبدیلی فرما سکے؟ اگر اللہ پھول کو خوشبو دیتا ہے تو کیا پسینے کو نہیں دے سکتا؟ کیوں نہیں اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور بے شک ایسا ہی ہونے والا ہے جیسا رب نے ہمیں بتا دیا ہے۔

اب اس موقع پر قرآن حکیم ہمارے سامنے جنتیوں کے جنت میں داخلے کا منظر پیش کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ فرشتے ہر طرف سے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے، تحیات اور سلام پیش کریں گے اور اس کامیابی پر مبارکباد دیں گے۔ جنت کے دروازے ان کے لیے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ بلا خوف و خطر سلامتی کے ساتھ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور یہ نعمت پانے پر جنتی لوگ اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

اللھم انا نسالک الجنۃ و نعوذ بک من عذاب النار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

سورۃ الزمر - 39 { 73 - 74 }

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے، اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے، تو اُس کے منتظمین اُن سے کہیں گے کہ "سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ اِس میں ہمیشہ کے لیے۔" اور وہ کہیں گے "شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں۔" پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

سورۃ الرعد - 13 { 23 - 24 }

۔۔۔وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

ملائکہ ہر طرف سے اُن کے استقبال کے لیے آئیں گے اور اُن سے کہیں گے "تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اُس کی بدولت آج تم اِس کے مستحق ہوئے ہو" ________ پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر!

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ إبراھیم ـ 14 {23}

وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ رہیں گے، اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارکباد سے ہو گا۔

سورۃ الفرقان ـ 25 {75-76}

۔۔۔ وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾

آداب و تسلیمات سے اُن کا استقبال ہو گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام۔

اس استقبال اور مبارکباد کے ساتھ کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر جنت میں داخل ہو جاؤ:

سورۃ الحجر ـ 15 {45-46}

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾

یقیناً متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے اور اُن سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃالزخرف ـ 43 {68ـ70}

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اُس روز اُن لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا کہ ''اے میرے بندو، آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہو گا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔''

فطرت انسانی نے ہمیشہ باغات، ہریالی، سبزے، درختوں، پھولوں اور بہتے پانی کو پسند کیا ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جس انسان کو اس کی طاقت، وسائل اور دولت ملی تو اس نے یہ نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کی۔ بڑے بڑے بادشاہوں نے دریاؤں کے کنارے شہر آباد کیے اور اپنے محلوں کے گردو پیش کو باغات، پھولوں اور بہتے پانی سے سجانے کی کوشش کی۔ یہ حقیقتاً انسانی فطرت کی وہ مانگ ہے جو اللہ نے جنت کی صورت میں پوری کی ہے اور دنیوی زندگی کو آزمائش قرار دے کر جنت کو پانے کا معیار اور طریقہ کار بتلا دیا ہے لیکن انسان اسے دنیا میں ہی پانے کی خواہش کرتا ہے اور جب بھی اسے موقع ملتا ہے تو اپنے لیے یہی آسائشیں تلاش کرتا ہے۔ حالانکہ یہاں اول تو وہ نعمت اس درجے میں مل ہی نہیں سکتی اور کچھ تھوڑا بہت مل بھی جائے تو کیا، اگر کوئی اور زوال نہ بھی آئے تو بالآخر موت آ کر ان ساری نعمتوں کو مٹا دیتی ہے۔ خوش نصیب تو درحقیقت وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے جنت کے مستحق ہو جائیں۔

جنت کے لفظی معنی ہی ''باغ'' کے ہیں اور پوری کی پوری جنت باغات کا مجموعہ گویا ایک وسیع و عریض باغ ہی ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ آیئے جنت کے باغات کی کیفیت، اس کے درختوں کی چھاؤں، جنت کے گھروں، اس کے چشموں اور اس کی نہروں کے بارے میں جانتے ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گھنے باغات اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں

سورۃ النساء ۔ 4 {57}

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے اُن کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورۃ المرسلات ۔ 77 {41}

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں۔

سورۃ الرعد ۔ 13 {35}

۔۔۔ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ ۔۔۔ ﴿۳۵﴾ اس (جنت) کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔

سورۃ الواقعۃ ۔ 56 {30۔31}

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، اور ہر دم رواں پانی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چلے تو بھی طے نہ کر سکے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب مخلوقات کی ابتدا کا بیان، حدیث 486)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑے درخت فطرتی حسن کی علامت ہوتے ہیں اور ان کی خوبصورتی اور ان کی چھاؤں میں بیٹھنے کا لطف ہی جداگانہ ہوتا ہے۔ان سحر انگیز لمحات کے بارے میں آپ کسی ایسے فرد سے پوچھ دیکھیے جو کہیں گاؤں یا پہاڑوں کا رہنے والا ہو اور جس نے کبھی کہیں بڑے درختوں کی گھنی چھاؤں میں بیٹھ کر کچھ وقت گزارا ہو۔

اندازہ کر لیجیے کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی اس جنت میں کتنے کتنے بڑے درخت ہیں اور کیسی گھنی اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں ہے اور نجانے انہی درختوں پر کہیں پرندوں کے گھونسلوں کی مانند جنتیوں کے محل بھی ہوں۔(واللہ اعلم)

اللھم انا نسالک الجنۃ ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

جنت کی نہریں اور دریا

سورۃ البروج ۔ 85 {11}

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿۱۱﴾

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، یقیناًاُن کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ ہے بڑی کامیابی۔

سورۃ محمد ۔ 47 {15}

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۬ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پرہیزگار لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی، نہریں بہ رہی ہوں گی ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو گا، نہریں بہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی، نہریں بہ رہی ہوں گی صاف شفّاف شہد کی۔ اُس میں اُن کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے رب کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصہ میں یہ جنت آنے والی ہے) اُن لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ ڈالے گا۔

یہ تو محض چند ہی آیات ہیں اسی مضمون کے ساتھ آپ کو بے شمار آیات مل جائیں گی جن میں جنت کے باغات کا تذکرہ ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ عربی زبان میں نہر کے معنی دریا کے ہیں۔ اندازہ کر لیجیے کہ وہاں کا کوئی باغ ایسا نہیں کہ جس میں یہ نہریں نہ بہہ رہی ہوں۔ دنیا میں بھی حسین ترین خطے وہی ہیں جہاں بہتا پانی ہو اور وافر ہو۔ وہ کیا ہی حسین سرزمین ہو گی جہاں ایک طرف تو گھنے سرسبز باغات ہیں اور انہی ہرے ہرے باغات میں، صاف ستھرے پانی، سفید رنگ کے دودھ، شہد اور قسم قسم کے رنگوں کے طرح طرح کے شربتوں کے دریا بہتے ہوں گے۔ کیا یہ نظارہ بھی چشم تصور میں لایا جا سکتا ہے؟ اور (واللہ اعلم) ہو سکتا ہے کہ اس خلاق العلیم ہستی نے ایسے خاص درخت بھی پیدا کر رکھے ہوں کہ جن کو سیراب بھی دودھ، شہد اور شربتوں ہی سے کیا جاتا ہو اور جن کے پھلوں میں بھی ان کا اثر جاتا ہو۔ سوچیے کہ اگر ایسا ہو تو ان درختوں کے پھلوں کا کیسا ذائقہ ہو گا جو دودھ اور شہد اور شربتوں سے سیراب کیے جاتے ہوں۔ ہمیں اللہ نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے ذرا غور کیجیے کہ جو خدا پانی کے دریا بہا سکتا ہے کیا اس کی قدرت کاملہ دودھ، شہد اور شربتوں کے دریا نہیں بہا سکتی۔ کیوں نہیں۔ یہ ساری چیزیں بھی تو اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں جو کم مقدار میں پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسے مقدار بڑھانے میں کتنی دیر لگے گی اور اس کے پاس کسی کام کو کرنے کے سینکڑوں، لاکھوں نہیں ان گنت طریقے ہیں۔ جس نے یہاں دودھ جانوروں کے تھنوں سے اور شہد ایک مکھی کے پیٹ سے نکالا ہے وہ یقیناً جب چاہے تو دودھ، شہد اور شربتوں کے دریا بھی ویسے ہی بہادے گا جیسے آج ہماری آنکھوں کے سامنے اس کے پانی کے دریا بہتے ہیں۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معاویہ بن حیدہ قشیری (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

(ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانھار بعد) (ترمذی: وقال الترمذی والالبانی صحیح)

جنت میں پانی کا سمندر ہے اور شہد کا سمندر ہے اور دودھ کا سمندر ہے اور شراب کا سمندر ہے، پھر بعد میں نہریں پھوٹتی ہیں۔

بخاری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنت کا افضل وبلند ترین حصہ ہے۔ اسکے اوپر (خدائے) رحمان کا عرش ہے اور اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

اب ایک نظر جنت کے چشموں پر ڈال دیجیے کہ جن سے خاص قسم کے مشروبات نکلتے ہیں اور ان میں سے بعض کی شاخیں مومنین کے گھروں میں بھی جاتی ہیں۔ اور قرآن کا حکم یہ ہے کہ اگر مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو ان نعمتوں کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو۔

جنت کے چشمے

سورۃ الذاریات ـ 51 {15-16}

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝

بے شک متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے، جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے۔

سورۃ الغاشیۃ ـ 88 {12}

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اُس (جنت) میں چشمے رواں ہوں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الدھر ۔ 76 {17۔ 18}

وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾

ان کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

سورۃ الدھر ۔ 76 {5۔ 6}

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾

نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پیئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی، یہ ایک بہتا چشمہ ہوگا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔

سورۃ المطففین ۔ 83 {22۔ 28}

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے، ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے۔ ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اِس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اُس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرب لوگ شراب پیئیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ قیام گاہیں اور منزل پر منزل بنے ہوئے مکانات

انسانوں کو ہمیشہ سے ہی منزل بہ منزل بنے مکانات اچھے لگے ہیں، بادشاہوں نے بھی اونچے اونچے محل تعمیر کیے اور بالائی منزلوں کو رہائش کے لیے زیادہ پسند کیا۔ آج بھی جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں اور گھر بنواتے ہیں تو بیڈ رومز بالائی منزلوں پر ہی رکھتے ہیں۔ قرآن یہ نقشہ پیش کرتا ہے کہ جنت کے باغوں اور نیچے بہتی نہروں میں مومنین کی پاکیزہ قیام گاہیں اور محل منزل بہ منزل بنے ہوئے ہوں گے۔ آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ العنکبوت ـ 29 }58{

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ۖ۵۸

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کو ہم جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں رکھیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

سورۃ الزمر ـ 39 }20{

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰

البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے اُن کے لیے بلند عمارتیں ہیں منزل پر منزل بنی ہوئی، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ التوبۃ ۔ 9 {72}

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾

مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اُن سدا بہار باغوں میں اُن کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو گی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ الصف ۔ 61 {10۔12}

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذابِ الیم سے بچا دے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔

اور محل بھی سونے، چاندی، ہیروں، موتیوں، زمرد، یاقوت اور نجانے کس کس چیز کے بنے ہوئے۔ سوچیے جس خدا نے اتنی زیادہ مٹی، ریت اور پتھر ہماری زمین پر پیدا کر دی کیا وہ سونے، چاندی اور ہیرے جواہرات کو اتنی مقدار میں پیدا نہیں کر سکتا۔ جنت میں تو ایک ایک موتی اور ہیرے سے بنی قیام گاہ کا عرض میلوں تک ہو گا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن قیسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک خوابدار موتی کا خیمہ ہے اور اس خیمہ کا عرض ساٹھ میل کا ہے۔“ (صحیح بخاری)

یوں گھنے سرسبز باغات میں پانی، دودھ، شہد، اور شراب کی نہروں اور چشموں میں جنتیوں کی قیام گاہیں ہوں گی اور ہر جنتی اپنے جنت والے گھر سے بخوبی آگاہ ہوگا:

سیدنا ابو سعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ ہر شخص اپنے گھر (مسکن) کو جنت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جس طرح وہ اپنے مسکن کو دنیا میں جانتا تھا۔“ (صحیح بخاری)

انسانوں نے بھی ڈیزائننگ کی ہے لیکن جیسا مصور خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے ویسا کوئی اور کہاں؟ پھولوں کی بناوٹ پر ہی غور کر لیجیے، بعض پرندوں اور تتلیوں کے پروں پر رنگوں کا کمال نفاست بھرا حسین امتزاج جو انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔۔ سوچیے یہ کس کا کمال ہے؟ آزمائش کے درجے میں ایسا حسن بکھیرنے والا جب اپنی نعمت سجائے گا تو کون ہے جو اس کاریگر کی کاریگری کے کمال کا تصور بھی کر سکے۔ ہیرے، موتیوں، یاقوت و زمرد، سونے چاندی سے بنے ہوئے ان گھروں اور ان کے نقشوں کے بارے میں ہمارا خیال بھی ان کے حسن کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔ جنت کے مقابلے میں دنیا کتنی حقیر ہے ملاحظہ ہو:

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کسی کی بہشت میں کمان بھر جگہ یا چابک بھر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

غرض یہ وہ جنت ہے جس کے لیے قرآن میں یہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ:

سورۃ الدھر - 76 {20}

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾

وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جنت کا موسم

اور اس عظیم سلطنت کا موسم ایسا معتدل ہے کہ:

سورۃ الدھر ۔ 76 {13}

۔۔۔لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾

نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھر۔

نہ محنت و مشقت نہ تھکاوٹ

جنت کی زندگی ایسی فارغ البالی کی زندگی ہے کہ جس میں نہ تو کسی قسم کی محنت و مشقت و تھکاوٹ ہے، نہ ہی کسی قسم کا کوئی رنج و تکلیف اور نہ ہی بڑھاپا و بیماری۔ غرض ایسی کوئی چیز نہیں جو انسان کی پر سکون زندگی میں کوئی خلل ڈالے یا کسی چیز کے حصول کے لیے مشقت اٹھانی پڑے یا کسی نعمت کے چھن ہی جانے کا کوئی ڈر ہو:

سورۃ الحجر ۔ 15 {48}

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾

انہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

سورۃ فاطر ۔ 35 {35}

۔۔۔لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

(جنتی اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے کہ) اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ تکان لاحق ہوتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ (جنت میں) ایک پکارنے والا پکارے گا کہ (اے اہل جنت) تمہارے لیے یہ مقرر ہو چکا ہے کہ تم صحت مند رہو گے کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے، تم زندہ رہو گے کبھی بھی نہیں مرو گے، تم جوان رہو گے کبھی بھی بوڑھے نہیں ہو گے، تم عیش و آرام میں رہو گے کبھی بھی رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہو گے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ ہی سے روایت کردہ ایک اور حدیث مبارکہ کچھ اس طرح ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہو جائے گا وہ ہمیشہ عیش میں رہے گا، اسے کوئی رنج و تکلیف نہیں پہنچے گی۔ نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کا شباب فنا ہو گا۔ (صحیح مسلم)

جنت کی وسعت

نعمتوں بھری اس جنت کی وسعت کے بارے میں قرآن حکیم ہمیں یہ بتلاتا ہے عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ کہ اس کی وسعت زمین و آسمانوں جیسی ہے۔ ذرا غور کیجیے کہ محض ہماری معلوم کائنات میں ہی کتنا زیادہ مادہ ہے اور یہ سب کس کا ہے؟ تنہا ایک ہی سورج میں 13 لاکھ زمینیں سما سکتی ہیں۔ سورج محض ایک ستارہ ہے اور اس سے بہت بہت زیادہ بڑے ستارے موجود ہیں اور صرف ہماری کہکشاں (ملکی وے) میں ہی ایک اندازے کے مطابق دو سو بلین سے چار سو بلین تک ستارے ہیں۔ ہماری کہکشاں کے قریب ترین کہکشاں (Andromeda Galaxy) 2500000 نوری سال کے فاصلے پر ہے (ایک نوری سال 6 کھرب میل کا فاصلہ ہے) اور ایسی کہکشائیں بھی ہیں جن کی روشنی کو ہماری کہکشاں تک پہنچنے کے لیے اربوں نوری سال درکار ہیں۔ یہ کہکشائیں کوئی سو یا ہزار نہیں بلکہ سائنسدانوں کے اندازے کے مطابق اربوں کی تعداد میں ہیں۔ اربوں کہکشائیں، ان میں اربوں کھربوں ستارے، اور نجانے کتنے ہی ستارے ایک ایک نظام شمسی ہیں جن کے گرد چکر لگاتے سیارے اور سیاروں کے گرد گھومتے چاند۔۔۔ سوچیے یہ سارے فاصلے اور خزانے کس کے ہیں اور کتنا ہی میٹیریل ہے اللہ کے ان خزانوں میں۔۔۔ اور اس پر بھی غور کیجیے کہ ہماری زمین بھی تو اسی مادے کے ٹھنڈا کیے جانے سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ہماری زندگی کے لیے سازگار بنائی گئی ہے۔ کیا وہ قادر مطلق جس نے زمین کو ہمارے لیے گھروندا بنا دیا اور جوان کہکشاؤں میں موجود اس سارے مادے یا میٹیریل کا مالک ہے وہ انہی کو زمین کی طرح ہماری زندگی کے لیے سازگار جنت میں نہیں بدل سکتا یا کیا اس کے پاس صرف یہی ذخائر ہیں؟ یہ مادہ تو اس نے اپنی نشانیوں کے طور پر ہمارے ارد گرد پھیلا دیا ہے وگرنہ اس کے خزانے تو بے حدو حساب ہیں جنہیں خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سوچیے جس نے یہ زمین پیدا کر کے اس پر ہمیں آزمائش کے لیے بھیجا وہ اس جیسی یا اس سے بہت بہتر پیدا نہیں کر سکتا؟ جس نے کھربوں ستارے پیدا فرمائے ہیں وہ کھربوں زمینیں پیدا نہیں کر سکتا؟ کیوں نہیں وہ تو زمین و آسمانوں سی وسعت والی جنت کو پیدا فرما چکا ہے۔ جس کے ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا بلند ہے کہ جیسے ہمارے مقابلے میں وہ ستارے ہیں جنہیں ہم آسمان پر دیکھتے ہیں۔ اور اسی عظیم الشان سلطنت کو پانے کے لیے ہمیں قرآن میں یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس کی طرف دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو جو وسعت و کشادگی میں زمین و آسمانوں جیسی ہے:

سورۃ آل عمران ـ 3 }133{

وَسَارِعُوٓا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾

دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ پرہیزگار لوگوں کے لیے مہیّا کی گئی ہے۔

سورۃ الحدید ـ 57 }21{

سَابِقُوۡٓا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِۙ اُعِدَّتۡ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ؕ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۱﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اتنی ہی وسعت والی جنت ہو گی جس میں ادنی سے ادنی درجے کے جنتی کو بھی دنیا سے کئی گنا بڑی جنت عطا فرمائی جائے گی۔ اس کے بارے میں یہ حدیث مبارکہ بھی پڑھ لیجیے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ یہ ایک ایسا شخص ہو گا جو اوندھے منہ دوزخ سے نکلے گا۔ پھر اللہ اس سے فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا۔ پس وہ جنت کے پاس آئے گا تو اس کا یہ خیال ہو گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا اس پر اللہ تعالی فرمائے گا جا کر جنت میں داخل ہو جا۔ پھر وہ اس کی طرف آئے گا تو اسے یہی خیال گزرے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ پس وہ جا کر پھر عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا اس پر اللہ تعالی (تیسری بار) فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے تو وہاں دنیا کے برابر جگہ ہے اور اس سے دس گنا زیادہ ہے۔ (اس یقین نہ آئے گا اور وہ سمجھے گا کہ شاید اس سے مذاق کیا جا رہا ہے) چنانچہ وہ عرض کرے گا کہ اے خدا تو بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کر رہا ہے (اس حدیث کے راوی بتاتے ہیں کہ) پھر میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ (راوی یہ بھی بتاتے ہیں کہ) کہا جاتا تھا کہ یہ شخص اہل جنت میں سب سے کم رتبے والا ہو گا۔ (بخاری)

اب تک ہم نے جنت کے باغات، چھاؤں، نہروں، چشموں اور قیام گاہوں، موسم اور وسعت کے بارے میں کچھ آیات اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا۔ اب چلیے کھانے پینے کی کچھ اور نعمتوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنت کی شراب اور اس کی خاصیت

ہم نے پڑھا کہ جنت میں صاف شفاف پانی، دودھ، شہد اور قسم قسم کی شراب کی نہریں اور دریا بہتے ہیں اور چشمے پھوٹتے ہیں۔ اب یہ بھی دیکھ لیتے ہیں کہ جنت کی شراب دنیا کی شراب سے کس قدر مختلف ہے۔ اس بات کی وضاحت اتنی ضروری تھی کہ اللہ نے قرآن حکیم میں اس کی خصوصیات کا تذکرہ فرمایا تاکہ ان کج فہم لوگوں کی غلط فہمی دور کر دی جائے جو چھانٹے ہوئے بہترین انسانوں کے پاکیزہ معاشرے یعنی جنت کو دنیا کے کسی شراب خانے کی مانند سمجھتے ہیں جہاں کچھ شرابی پی کر جھوم رہے ہیں اور غل غپاڑہ مچا رہے ہیں۔

جنت کی شراب کی قرآنی وضاحت حسب ذیل ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ وہ شراب پھلوں اور غلوں کو گلا سڑا کر اور قدموں تلے روند کر کشید کی گئی بدبودار اور سڑاند والی شراب نہیں بلکہ اللہ کی قدرت سے نہروں اور چشموں کی شکل میں جاری ہے اور ایسی صاف ستھری اور نفیس کہ چمکتی ہے اور یہ حسین نہریں جنتیوں کی قیام گاہوں اور جنت کے باغوں کے نیچے بہتی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

دوسری بات یہ کہ جنت کی شراب صحت و عقل کے لیے مضر نہیں ہو گی کہ اس سے آدمی کی صحت خراب ہو یا سر چڑھ جائے اور اس سے دردِ سر لاحق ہو یا پھر آدمی بہک جائے، ہوش گوش سے بیگانہ ہو جائے اپنے گھر والوں کو پہچاننے سے بھی قاصر ہو اور اول فول بکنے لگے۔ جنت کی شراب میں ان میں سے کوئی بھی خرابی نہ ہو گی۔ دنیا میں تو لوگ شراب کی لذت کے لیے یہ سارے نقصانات برداشت کرتے ہیں، جنت کی شراب میں ان میں سے کوئی بھی نقصان اور قباحت تو نہیں ہو گی لیکن لذت و سرور میں دنیا کی شراب اور جنت کی شراب میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ اس ضمن میں کچھ آیات ملاحظہ فرمائیے:

سورۃ الصافات ۔ 37 { 45۔47 }

يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾

شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب، جو پینے والوں کے لیے لذّت ہو گی۔ نہ اُن کے جسم کو اُس سے کوئی ضرر ہو گا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہو گی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الطور ـ 52 {23}

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾

وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ بے ہودگی ہو گی نہ بد کرداری۔

سورۃ الواقعة ـ 56 {15ـ19}

عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَ
أَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾

مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ اُن کی مجلسوں میں اَبدی لڑکے شرابِ چشمۂ جاری سے لبریز پیالے اور کنڑ اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہونگے جسے پی کر نہ اُن کا سر چکرائے گا نہ اُن کی عقل میں فتور آئے گا۔

جنت کے پھل

جنت کے گھنے سرسبز باغات اور گھنی چھاؤں کے بارے میں تو ہم پڑھ آئے ہیں اب کچھ تذکرہ جنت کے پھلوں کا بھی ہو جائے۔ اس بارے میں قرآن ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ جنت کے پھل کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں، وہ ہر وقت جنتیوں کے بس میں ہوں گے اور بلا روک ٹوک ملتے رہیں گے۔ جنت کے درخت ان پھلوں سے ایسے لدے ہوئے ہوں گے کہ ان کی ڈالیاں جھکی جاتی ہوں گی اور جنتی لوگ جو پھل چاہیں گے حاضر کر دیا جائے گا۔ قرآن حکیم میں بہت سے پھلوں کا نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے مثلاً انگور، کھجور، انار، کیلے، بیر وغیرہ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے پھل جنتیوں کو کھانے کو دیے جائیں گے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ المرسلات ۔ 77 {41۔44}

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾

متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں اور جو پھل وہ چاہیں (اُن کے لیے حاضر ہیں)۔ کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

سورۃ الحاقۃ ۔ 69 {22۔24}

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾

عالی مقام جنت میں، جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔

سورۃ البقرۃ ۔ 2 {25}

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥﴾

اور اے پیغمبرؐ، جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں، انہیں خوشخبری دے دو کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اُن باغوں کے پھل صورت میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔ جب کوئی پھل انہیں کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیے جاتے تھے۔ اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃالدھر ۔ 76 }14{ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾

جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کررہی ہو گی، اوراس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے(کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑلیں)۔

سورۃالواقعة ۔ 56 }20{ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اوروہ(خدمتگار)ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے کہ جسے چاہیں چن لیں۔

سورۃالرحمن ۔ 55 }68{

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ ان میں بکثرت پھل اور کھجوریں اورانار۔

سورۃالرحمن ۔ 55 } 52۔54 {

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں۔اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے ؟ جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے،اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔

سورۃالواقعة ۔ 56 } 32۔33 { وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھل۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کا گوشت

جنتیوں کی خدمت میں صرف پھل ہی نہیں پیش کیے جائیں گے بلکہ ان کی خدمت میں پرندوں کے اور دیگر ہر قسم کے گوشت بھی پیش کیے جائیں گے تاکہ جو گوشت وہ پسند کریں کھائیں۔

سورۃ الواقعة - 56 {21}

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾

اور (خدمتگار جنتیوں کی خدمت میں) پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا چاہیں استعمال کریں۔

سورۃ الطور - 52 {22}

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾

ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت، جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا، خوب دیے چلے جائیں گے۔

بخاری اور مسلم کی چند احادیث مبارکہ میں اہل جنت کے پہلے کھانے کے طور پر مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لگا ہوتا ہے اس کا اور بیل کے گوشت کا بھی ذکر ہے۔ اور یقیناً جس رب نے زمین سے پھلدار درخت اور غلے پیدا فرما دیے وہ اس پر قادر ہے کہ انہی کی طرح گوشت کو بھی زمین سے ہی پیدا فرما دے۔

سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جانے والے کھائیں پیئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پیشاب کی حاجت ہو گی۔ لیکن ان کا کھانا کستوری کی مشک جیسا ایک ڈکار ہو گا (بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جائے گا)۔ انہیں تسبیح و تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا) کا ایسے ہی الہام ہو گا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنتیوں کے لباس

ایک نظر جنتیوں کے لباس پر بھی ڈال لیجیے کیونکہ کھانے پینے کے بعد اہم ترین ضرورت لباس ہی ہے۔ جنت میں لباس اور دیگر پہننے کی چیزیں بھی اللہ ہی کی طرف سے عطا فرمائی جائیں گی۔ دنیا میں اللہ کی اس نعمت کی ایک چھوٹی سی مثال ہمارے کپڑوں کے علاوہ ہمارے سر، ابروؤں، پلکوں وغیرہ کے وہ بال بھی ہیں جن کا کوئی نعم البدل نہیں، جن لوگوں سے یہ لباس چھن جاتا ہے اس نعمت کی قدر انہی سے پوچھئے۔ اس طرف بھی نگاہ جائے کہ اسی دنیا میں رنگ برنگے پرندوں، درختوں اور پھولوں کو کیسا حسین لباس رب نے پہنایا ہے۔ جنت تو نعمتوں بھری بہت بڑی سلطنت ہے جس کو پانے والا ہر جنتی ایسی بہترین زندگی گزارے گا کہ دنیا کی کسی بڑی سے بڑی سلطنت کا بادشاہ بھی اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ جنتی لوگ ریشم اور اطلس ودیبا کے لباس پہنیں گے اور انہیں سونے چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ہیرے موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس مرد نے دنیا میں ریشم اور سونا پہن لیا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

جو لباس اور پہننے کی چیزیں جنتی استعمال کریں گے وہ کبھی بوسیدہ نہ ہوں گی ان کا قرآنی تذکرہ پڑھیے اور چشم تصور میں لانے کی کوشش کیجیے کہ اہل جنت کے پہناوے کیسی شاندار ہوں گے:

سورۃ الحج - 22 {23}

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے اُن کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الکھف ۔ 18 { 30۔31 }

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾

وہ لوگ جو مان لیں اور نیک عمل کریں، تو یقیناً ہم نیکو کار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ ان کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے، باریک ریشم اور اَطلس و دِیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے، اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے، بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام!

سورۃ فاطر ۔ 35 { 33 }

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾

ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، وہاں ان کا لباس ریشم ہو گا۔

سورۃ الدخان ۔ 44 { 51۔53 }

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾

خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں، حریر و دیبا کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

سورۃ الدھر ۔ 76 { 21 } عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۔۔۔ ﴿٢١﴾

اُن کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے، ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنت کی معاشرتی زندگی

انسان کو اچھی اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے ایک انسانی معاشرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ دنیا میں زندگی کی بہت بڑی نعمتوں میں سے والدین، بیویاں، اولاد، رشتہ دار، اچھے پڑوسی اور دوست ہیں۔ دنیا کی ساری نعمتیں ہوں مگر خوشیاں بانٹنے کے لیے کوئی نہ ہو اور انسان تنہا ہو تو وہی ساری چیزیں کاٹ کھانے کو دوڑتی ہیں۔ نعمتوں کا لطف تب ہی آتا ہے جب آپ کے اپنے پیارے آپ کے ساتھ ہوں۔ اور یہ بات بھی ہم سب جانتے ہیں کہ ارد گرد رہنے والے انسانوں کا معاشرہ جتنا اچھا ہو ہماری زندگی بھی اتنی ہی اچھی گزرتی ہے۔ اچھی صاف ستھری طبعیت، شائستگی اور ذوق سلیم رکھنے والے لوگوں کے لیے بد تمیز و بدزبان، جھگڑے فساد والے، گالم گلوچ کرنے والے، غیبت و حسد کرنے والے، جھوٹے اور بے حیا لوگوں کے درمیان رہنا ایک بڑے عذاب سے کم نہیں ہوتا۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے اور جنت کی نعمتیں کمال ہیں۔ جب ہم ان عظیم الشان نعمتوں کے بارے میں پڑھتے ہیں تو سمجھ نہیں آتی کہ کس نعمت کو کس درجے میں رکھا جائے کیونکہ وہاں تو ہر نعمت ہی ایسی ہے کہ جسے چھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ جنت کی انہی کمال بے مثال نعمتوں میں سے ایک بہت ہی بڑی نعمت وہاں پہنچنے والے بہترین انسانوں کا امن و محبت والا پاکیزہ معاشرہ ہے۔ جنت کے جس معاشرے کی تصویر قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں ہمارے سامنے رکھی گئی ہے وہ اتنی پرکشش ہے کہ بے اختیار یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہم بھی اسی معاشرے کا حصہ بن جائیں۔ آپ دیکھیے کہ دنیا کی چند سالہ زندگی اپنی سمجھ کے مطابق بہتر اور خوشحال گزارنے کے لیے لوگ اپنا گھر، اپنا وطن، اپنا خاندان، رشتہ دار سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں، برسوں تک غریب الوطنی کاٹتے ہیں کہ امیگریشن مل جائے۔۔۔ کتنی بڑی قربانی ہے۔۔۔ کس کے لیے؟ عارضی، فانی دنیا کے لیے اور عین ممکن ہے کہ وہ "اچھی دنیا" درحقیقت آپ کے لیے اچھی بالکل نہ ہو۔ کل کو وہاں آپ ہی کے بچے آپ کا بوجھ اٹھانے اور آپ کی تیسری نسل آپ کا نام بھی پہچاننے سے انکار کر دے، اور شاید بہت سارے اپنوں کے لیے گمراہی کی راہ کھولنے پر آپ آخرت میں بھی ناکام ہو جائیں۔

آیئے ذیل کی سطور میں ہم ایک ایسے بہترین معاشرے کے بارے میں جانتے ہیں جس کی خوبی و حسن کا ہم صحیح تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جہاں دائمی و ابدی خوشحالیاں ہیں، جہاں داخلے کی کامیابی جس کو مل گئی وہ وہاں کا درجہ اول کا مستقل باشندہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے جسے نہ تو کبھی وہاں سے نکالا جائے گا اور نہ پھر کبھی اسے کوئی ناکامی ملے گی۔ چلیے اس آئیڈیل معاشرے کے بارے میں جاننے کے لیے قرآن وحدیث سے رہنمائی لیتے ہیں، شاید یہی جاننا ہمارے دل میں اس کے پانے کی تڑپ بیدار کر دے اور ہم اپنے رب سے اس کے چنے ہوئے بہترین لوگوں کے معاشرے کی شہریت مانگ لیں، شاید اسے حاصل کرنے کی خواہش میں ہم اس کے لیے کچھ کوشش اور قربانی بھی کر سکیں جسے رب قبول فرمالے اور ہمیں سچی کامیابی مل جائے۔

جنت سلامتی کا گھر ہے جہاں نہ نفرت و کدورت ہے، نہ حسد و بغض و عداوت، نہ ہی برائی و بے ہودگی و بدکرداری اور نہ ہی جنگ وجدل و قتل و غارت گری۔ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے، جہاں انسانیت کے چھانٹے ہوئے بہترین لوگ رہتے ہیں جن کے دلوں میں کوئی آلائش نہیں اور جن کی برائیاں ان سے دور کر دی گئی ہیں۔ دنیا میں ہی اگر کسی کو اچھا پڑوس اور اچھے رفقاء مل جائیں تو کتنی بڑی نعمت ہے، کتنی اچھی زندگی گزرتی ہے۔ ہماری کتنی خواہش ہوتی ہے کہ کاش کسی نبی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا، کاش کسی رسول کی رفاقت میسر آئی ہوتی۔ رسول ﷺ کے کس امتی کی خواہش نہیں کہ آپ ﷺ سے شرف ملاقات ہو جائے۔ ہاں یہ خواب حقیقت بن سکتا ہے اگر ہم اللہ کی جنت کے مستحق ہو جائیں تو ایسے ہی اعلیٰ لوگوں کی دائمی رفاقتیں مل سکتی ہیں کیونکہ جنت ہی تو وہ آئیڈیل اعلیٰ ترین معاشرہ ہے جہاں رفاقت کے لیے انبیاءؑ اور صدیقین اور شہداء اور صالحین جیسے بہترین رفقاء ہیں:

سورۃ النساء۔ 4 { 69۔70 }

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾

اور جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاءؑ اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔ یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی برائیوں کا دور کر دیا جانا

اب ہم جنت کے سارے وارثوں کی کچھ مشترکہ خوبیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔قرآن حکیم میں اس بارے میں یہ خبر دی گئی ہے کہ اہل جنت کی برائیاں جنت میں داخلے سے پہلے ہی ان سے دور کر دی جائیں گی اور ان کے دلوں میں سے برائی کو خدائی انتظام کے ذریعے مٹا دیا جائے گا۔اور یوں اہل جنت آپس میں محبت کرنے والے بھائیوں کی طرح رہیں گے۔کچھ آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃالفتح ۔ 48 {5}

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾

تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ہمیشہ رہنے کے لیے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اُن کی برائیاں اُن سے دور کردے___اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے۔

سورۃالتغابن ۔ 64 {9}

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾

جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا۔وہ دن ہو گا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا۔جو اللہ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے،اللہ اس کی برائیاں اس سے دور کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ بغض و کینہ، نہ نفرت وعداوت

دلوں کی نفرت اور باہمی تعلقات کی خرابی انسانی دکھوں میں سے بہت سے دکھوں کی جڑ ہے۔ بعض اوقات بڑی بڑی نعمتوں میں رہنے والے اپنے قریب رہنے والے انسانوں کے رویوں سے اس قدر دل برداشتہ ہوتے ہیں کہ خود کشیاں تک کر بیٹھتے ہیں۔ جو لوگ دلوں میں دوسروں کے خلاف نفرتیں اور بغض رکھتے ہیں ان کی زندگی اور سوچ کبھی صحت مند نہیں ہوتی۔ جنت نام ہی بہترین زندگی کا ہے پھر بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہاں کے رہنے والے نفرتیں اور کدورتیں رکھتے ہوں یا وہاں بے ہودگی اور بدتمیزی کا کوئی گزر بھی ہو۔ جنتیوں کے دلوں میں اگر کسی کے خلاف بغض وعداوت اور نفرت ودشمنی ہوگی بھی تو اس کو مٹا دیا جائے گا۔ جنت کے کسی بھی باشندے سے کسی دوسرے کو برائی، خطرے اور دشمنی کا کوئی امکان نہیں ہوگا:

سورۃ الحجر ۔ 15 {47} وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾

اُن کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہوگی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔

سورۃ الأعراف ۔ 7 {43}

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ کدورت ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ "تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا، ہم خود راہ نہ پا سکتے تھے اگر خدا ہماری رہنمائی نہ کرتا، ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے۔" اس وقت ندا آئے گی کہ "یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں اُن اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم کرتے رہے تھے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ بے ہودہ کلام، نہ جھوٹ، نہ ہی گناہ کی کوئی بات

جنت کی بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسی بات نہ ہوگی جو بے ہودگی، جھگڑے، جھوٹ، گالی، لغویات، لعن طعن، بہتان، غیبت، چغلی، تمسخر، طنز، بد تمیزی، بدزبانی یا گناہ کے کسی زمرے میں آتی ہو:

سورۃ الواقعة ۔ 56 {25-26}

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝

وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے جو بات بھی ہوگی ٹھیک ہوگی۔

سورۃ الغاشية ۔ 88 {11}

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ کوئی بیہودہ بات وہاں نہ سنیں گے۔

سورۃ النبأ ۔ 78 {35}

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔

سورۃ مريم ۔ 19 {62-63}

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝

وہاں وہ کوئی بے ہُودہ بات نہ سُنیں گے، جو کچھ بھی سُنیں گے ٹھیک ہی سنیں گے۔ اور ان کا رزق انہیں پیہم صبح و شام ملتا رہے گا۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُس کو بنائیں گے جو پرہیزگار رہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دنیوی زندگی کی بہت بڑی تکالیف سے انسان کو جنت میں مکمل نجات مل جائے گی۔آپ خود غور فرمایئے کہ جن مسائل کی وجہ سے دشمنیاں، نفرتیں اور فساد وجود میں آتے ہیں جب وہ مسائل جنت میں ہوں گے ہی نہیں تو نفرت وعداوت کیوں آئے گی۔جب ہر ایک اپنی جنت میں بادشاہ کی طرح رہے گا، جسے کبھی کوئی رنج وتکلیف نہ پہنچے گی، جس کی ہر خواہش پوری کی جائے گی اور جو کچھ اس کے خدا نے اس کو دیا ہو گا وہ اس پر راضی اور مطمئن ہو گا، جسے کسی بھی نعمت کے چھن جانے کا کوئی ڈر نہ ہو گا تو پھر کسی دوسرے سے نفرت اور دشمنی کا کیا سوال؟ جب کسی دوسرے کی احتیاج ہی نہیں ہو گی تو برائی کیسی؟ ویسے بھی اہل جنت وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں اہلِ خیر تھے اور جن سے بہت برے حالات میں بھی اچھائی ہی کی توقع کی جاتی تھی۔ جو اللہ کو دیکھے بنا اس کو راضی کرنے کے لیے خود کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کی ضروریات پوری کرتے تھے اور دوسروں کو سکھ پہنچاتے تھے ان سے کوئی کیونکر یہ توقع کرے گا کہ وہ اللہ سے ملاقات کے بعد اس کی جنت میں رہتے ہوئے فساد کریں، اور جنت جیسی نعمت عظیم پانے کے بعد بے ہودہ کلام، جھوٹ یا گناہ کی کوئی بات کریں؟ یوں بھی ہم اوپر یہ پڑھ آئے ہیں کہ جو برائی بھی جس جنتی میں تھی وہ جنت میں داخل کیے جانے سے پہلے ہی اس سے دور کر دی جائے گی اور اگر کسی جنتی کو کسی شخص کے ساتھ دشمنی تھی بھی تو اللہ تعالی اپنی تخلیقی کار فرمائی سے ہی دلوں کو برائیوں، بے ہودگیوں، نفرتوں اور عداوتوں سے پاک وصاف کر دے گا۔وہاں ان کی صدائیں سلامتی کی ہوں گی اور ان کی زبانیں اللہ کی پاکی اور تعریف بیان کریں گی۔

سورۃ یونس ـ 10 }10{

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ؑ۱۰

وہاں ان کی صدا یہ ہو گی کہ "پاک ہے تو اے خدا"، اُن کی دعا یہ ہو گی کہ "سلامتی ہو" اور ان کی ہر بات کا خاتمہ اس پر ہو گا کہ "ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔"

رسول ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کے درمیان کوئی مخالفت نہیں ہو گی، نہ ان میں ایک دوسرے کے لیے بغض ہو گا۔سب کے دل (باہمی الفت ومحبت کے باعث مل کر گویا) ایک دل ہو گئے ہوں گے۔وہ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔(مسلم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ سلامتی اور امن و عافیت والا وہ پاکیزہ معاشرہ ہے جہاں کسی بھی نوعیت کے دکھ، رنج و غم یا تکلیف نام کی کسی چیز کا کوئی وجود نہیں۔اسی نعمت کدے کا نام جنت ہے اور اسی کی طرف ہمارا مہربان رب ہمیں دعوت دے رہا ہے:

سورۃ یونس ۔ 10 {25}

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

(تم اِس ناپائیدار زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمہیں دار السّلام کی طرف دعوت دے رہا ہے۔(ہدایت اُس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

اللہ سے دعا کیجیے کہ خدا ہمیں بھی سلامتی کے اسی گھر میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

اللھم انا نسالک الجنۃ ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اہل جنت کی خاندانی زندگی

ہم نے یہ جانا کہ جنت سلامتی کا گھر ہے جس کا معاشرہ انسانیت کے بہترین لوگوں کا معاشرہ ہو گا جہاں کسی کے دل میں کسی کی نفرت یا دشمنی نہ ہو گی، اہل جنت کی برائیوں کو دور کر دیا جائے گا اور جنت میں کوئی بے ہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنی جائے گی۔انہی اعلی صفات والے لوگوں کا معاشرہ جنت کہلائے گا۔

اب ہم جنت کی خاندانی زندگی کے بارے میں قرآن و حدیث سے جاننے کی کوشش کریں گے۔اس بارے میں پہلی بات تو یہ ہے جنت میں کوئی بھی جنتی اکیلا نہیں رہے گا بھلے وہ مرد ہو یا عورت۔زندگی کے حسن کا رشتہ یعنی رشتہ ازدواج وہاں بھی ہو گا۔جنتی مرد ہوں یا عورتیں ہمیشہ جوان اور میاں بیوی کی حیثیت میں ہی رہیں گے۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا "وما فی الجنۃ اعزب۔ "

اور جنت میں کوئی بغیر جوڑے کے نہ ہو گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، کتاب الجنتہ، باب 6

جنتی مردوں کی یہ بیویاں حوروں کے علاوہ ہوں گی اور چونکہ یہ دنیا کی آزمائش سے گزر کر اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی بنا پر جنت کی مستحق ہوئی ہوں گی اس لیے ان کو حوروں پر فضیلت حاصل ہوگی یوں سمجھ لیجیے کہ جنتی بادشاہ کی ملکہ کی حیثیت انہی کو حاصل ہوگی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، یارسول اللہ، دنیا کی عورتیں بہتر ہیں یا حوریں؟ حضور ﷺ نے جواب دیا، دنیا کی عورتوں کو حوروں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ابرے کو استر پر ہوتی ہے۔ میں نے پوچھا کس بنا پر؟ فرمایا اس لیے کہ ان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں اور عبادتیں کی ہیں۔" (طبرانی)

جنتی عورتیں اپنی مرضی اور پسند کے مطابق یا تو اپنے سابق جنتی شوہروں کی زوجیت میں آئیں گی یا پھر کسی دوسرے جنتی کی زوجیت میں جبکہ فریقین یہ رفاقت پسند کریں۔ قرآن حکیم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ جنتیوں کی ہر خواہش پوری کی جائے گی اس لیے وہاں ابدی رشتہء ازدوج میں منسلک کیے جانے سے پہلے فریقین کی رضامندی، خواہش اور خوشی کو اصل اہمیت حاصل ہوگی۔ احادیث مبارکہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو میاں بیوی دنیا میں مومن رہے ہوں اور آخرت میں جنت کے مستحق ہو جائیں تو اگر دونوں چاہیں گے تو ان کا یہ رشتہ وہاں ابدی و سرمدی ہو جائے گا اور اگر نہ چاہیں تو اللہ ان کا جوڑ کسی اور جنتی سے لگادے گا۔ ایک حدیث مبارکہ میں ایک ایسی عورت کا تذکرہ ہے جس کے دنیا میں کئی خاوند رہے تھے کہ وہ ان خاوندوں میں سے دائمی رفاقت کے لیے اس کو چنے گی جس کے اخلاق سب سے اچھے تھے۔ جس جوڑے میں سے کوئی ایک جنتی اور دوسرا جہنمی نکلا تو جنتی کو اس کی رضامندی سے اہل جنت میں سے کسی کے رشتہ ازدواج میں دے دیا جائے گا، اسی طرح ان مردوں اور عورتوں کے ساتھ بھی معاملہ کیا جائے گا جو دنیا میں شادی سے پہلے ہی مر گئے تھے۔ اس معاملے میں ایک سادہ سی بات ہمیں یہ سمجھ لینی چاہیے کہ جنت کے مستحق لوگ چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں اللہ کے پسندیدہ ہوں گے اور انہیں رب کی طرف سے ہر خوشی دی جائے گی اور اہل جنت کی خوشیوں کے لیے ان کے حق میں اللہ سے بہتر چننے والا اور فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ اللہ کامل علم والی ہستی ہے، دل و دماغ اسی کے قبضہء قدرت میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جو جوڑا اللہ ان کے لیے چنے گا وہ ان کے لیے بہترین ہوگا اور اسی میں اللہ ان کی بھرپور خوشی، محبت اور رضامندی بھی رکھ دے گا۔

کچھ آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ الزخرف ۔ 43 {68 ۔ 72}

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ
فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾

اُس روز اُن لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا کہ ”اے میرے بندو، آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔“ اُن کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور ہر مَن بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا، ”تم اب یہاں ہمیشہ رہوگے۔ تم اِس جنت کے وارث اپنے اُن اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔“

سورۃ یٰس ۔ 36 {55 ۔ 58}

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾
لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں۔وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے، ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کے لیے وہاں موجود ہیں، جو کچھ وہ طلب کریں ان کے لیے حاضر ہے، ربِ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا گیا ہے۔

اب یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سوکن کو ناپسند کرنا تو عورت کی فطرت میں ہے تو جنت میں جہاں رقابت کے لیے حوریں اور دوسری بیویاں بھی ہوں گی تو پھر جنتی بیویاں کیونکر خوش رہ سکیں گی؟ اس کا جواب ہم کتاب کے پچھلے حصے میں پڑھ آئے ہیں کہ اہل جنت کے دلوں میں نفرت و کدورت، بغض وعداوت اور حسد ور قابت کا داعیہ ختم کر دیا جائے گا اور یہ برائیاں ان سے دور کر کے انہیں پاکیزہ بنا دیا جائے گا۔دوسری بات یہ کہ ان کے دلوں میں اللہ صرف انہی کی محبت ڈالے گا جن کی زوجیت میں وہ دی جائیں گی، وہ اپنے اپنے خاوندوں ہی کی عاشق ہوں گی اور ان کی ساری دلچسپیاں اور محبتیں انہی سے وابستہ ہوں گی اور ہونی بھی چاہییں کیونکہ جس عاشق کو اپنے معشوق کا ہمیشگی کا ساتھ مل جائے اسے بھلا اور کیا چاہیے۔وہ نگاہیں بچانے والی، شرمیلی، ہم عمر پاکیزہ لڑکیاں ہوں گی، جنہیں اللہ رب العالمین جوان اور کنواریاں بنا دے گا بھلے وہ دنیا میں بوڑھی ہو کر مری ہوں۔وہ ایسی حسین ہوں گی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے ہیرے اور موتی، ایسی آبرو والی ہوں گی کہ جنہیں ان کے خاوندوں کے علاوہ کسی نے نہ چھوا ہو گا اور ایسی حیادار ہوں گی کہ انہیں اپنے خاوند کے علاوہ کسی سے کوئی دلچسپی نہ ہو گی۔ہم پہلے ایک حدیث پڑھ آئے ہیں جس میں یہ بیان تھا کہ ادنی ترین جنتی کو بھی زمین سے دس گنا بڑی جنت دی جائے گی اب آپ خود سوچیے کہ ایسی سلطنتوں کے وارثوں کی بیویاں کیا ان سے خوش نہ ہوں گی جب کہ وہاں انہیں کوئی تکلیف دیے جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔بیویوں کی باہم نفرت ور قابت کا یہ تصور محض دنیا کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے جنت کی زندگی میں اس کا کوئی تصور نہیں بالکل اسی طرح جیسے کہ اللہ نے ہمیں ہماری ماؤں کے پیٹوں میں کئی مہینے تک منہ کے ذریعے سے نہیں بلکہ براہ راست ماں کے خون سے رزق دیا اور اسی سے ہماری بنیاد بنی لیکن دنیا میں آنے کے بعد وہ تصور ختم ہو جاتا ہے اور ہم منہ کے ذریعے کھانا پینا شروع کر دیتے ہیں۔ایسے ہی کئی ایک تصورات محض دنیا کی زندگی کے مرحلے سے وابستہ ہیں جنت کی زندگی میں ان کا کوئی وجود نہیں مثلاً موت، بیماری، بڑھاپا، تکلیف، رنج وغم، نفرت و کدورت، حسد ودشمنی، برائی وبے ہودگی، گندگی، بے ہودہ کلام وغیرہ دنیا سے وابستہ ہیں۔جنت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں ان کا کوئی تصور موجود نہیں۔یہ اتنی اہم بات ہے کہ اگر یہ سمجھ میں آجائے تو جنت کی حیات کے بارے میں بہت سی باتیں سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

ہاں زوجین میں مباشرت کا تصور وہاں موجود ہے کیونکہ حلال دائرے میں رہ کر مباشرت کرنا نہ ہی گناہ یا برائی ہے اور نہ ہی ناپسندیدہ ہے بلکہ فریقین کے لیے ایک نعمت اور جائز لطف ہے۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودی آئے اور پوچھا "اے ابا القاسم آپ کا یہ گمان ہے کہ جنت میں لوگ کھائیں پیئیں گے اور ان کی بیویاں ہوں گی؟" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"نعم والذي نفس محمد بيده إن أحدهم ليعطى قوة مائة رجل في الأكل والشرب والجماع"

ہاں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنتی مردوں میں سے ہر ایک کو کھانے پینے اور ہم بستری کرنے میں ایک سو آدمیوں کے برابر قوت دی جائے گی۔

یہودی نے کہا "جو کھاتا پیتا ہے اسے (پیشاب پاخانے کی) حاجت ہوتی ہے اور جنت میں تو کوئی تکلیف (وہ معاملہ) نہیں ہے"

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

تكون حاجة أحدهم رشحا يفيض من جلودهم كرشح المسك فيضمر بطنه

جنتی کی حاجت اس کی جلد سے بہنے والا مسک جیسا (خوشبودار) پسینہ ہو گا (جب وہ پسینہ نکلے گا) تو اس کا پیٹ فارغ ہو جائے گا

المعجم الکبیر، المعجم الاوسط، صحیح ابن حبان، حدیث، مسند احمد، امام الھیثمی نے مجمع الزوائد میں اسے صحیح قرار دیا۔

جنت کی زندگی کے بارے میں قرآن حکیم جنت کی بیویوں کی وہ خصوصیات بیان کرتا ہے جو ظاہری اور باطنی حسن کا کمال ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی بیویوں کی خصوصیات

نفرتوں، کدورتوں، حسد، گندگی، بے ہودگی اور فاسد خیالات سے پاک بیویاں:

سورۃ النساء ۔ 4 {57}

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے اُن کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورۃ البقرۃ ۔ 2 {25}

۔۔۔ وَ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

بڑی بڑی آنکھوں والی، شرمیلی، نگاہیں بچانے والی، ہم عمر، ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے ہیرے اور موتی، خوبصورت اور خوب سیرت بیویاں:

سورۃ النبأ ۔ 78 {31-36}

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے، باغ اور انگور، اور نوخیز ہم سن لڑکیاں، اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔ جزا اور کافی انعام تمہارے رب کی طرف سے۔

سورۃ الصافات ۔ 37 {48 ـ 49}

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۙ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾

اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی، ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلّی۔

سورۃ الدخان ۔ 44 {54}

۔۔۔وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ؕ﴿۵۴﴾ اور ہم گوری گوری آہُو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔

سورۃ ص ۔ 38 {52}

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ﴿۵۲﴾ اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔

سورۃ الرحمن ۔ 55 {70 ـ 71} فِيۡهِنَّ خَيۡرٰتٌ حِسَانٌ ۚ﴿۷۰﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ﴿۷۱﴾

ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

کنواریاں، اپنے شوہروں کی عاشق اور ہم عمر جنہیں ان کے خاوندوں سے پہلے کسی نے نہ چھوا ہوگا:

سورۃ الواقعة ۔ 56 {35 ـ 37}

اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ۙ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ۙ﴿۳۷﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں کنواریاں بنادیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن۔

سورۃ الرحمن ۔ 55 {56۔58}

فِيهِنَّ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ ٱلْيَاقُوتُ وَٱلْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی۔

جنت کی حوریں

جنتی بیویوں کے علاوہ قرآن حکیم میں جنتیوں کے لیے حوروں کا ایک نعمت کے طور پر تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ ان کو بھی اہل جنت کی زوجیت میں دیا جائے گا۔

سورۃ الواقعۃ ۔ 56 {22۔23}

وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَٰلِ ٱللُّؤْلُؤِ ٱلْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾

اور ان کے لیے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی، ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

سورۃ الطور ۔ 52 {20}

۔۔۔وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الرحمن ۔ 55 { 70 ۔ 74 }

فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝

ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں۔اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے ؟ خیموں میں ٹھیرائی ہوئی حوریں۔اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے ؟ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے ان کو نہ چھوا ہو گا۔

جنتی بیویوں اور حوروں کے بارے میں یہ آیات پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے اہل جنت کی بیویاں جو دنیا کی عورتیں ہوں گی تو ان کے ساتھ ملکہ کی حیثیت سے محلوں میں رہیں گی جبکہ ان کی سیر گاہوں میں ان کی بیویاں خیموں میں ٹھہرائی ہوئی جوان و حسین و جمیل حوریں ہوں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ وہ معصوم لڑکیاں ہوں جو بلوغت سے پہلے ہی فوت ہو گئیں اور جن کے والدین جنت کے مستحق نہ ہو سکے کہ وہ ان کی اولاد کی حیثیت سے ان کے ساتھ رہتیں۔اور اللہ انہیں حسین و جمیل لڑکیاں یعنی حوریں بنا کر جنت میں رکھے۔(واللہ اعلم بالصواب)

بہر حال جنت کی عورتیں اور حوریں شرم وحیا کی بہترین نسوانی صفات سے متصف اپنے شوہروں کی چاہنے والیاں ہوں گی اور ان کے حسن وجمال کا یہ عالم ہو گا کہ:

سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:" اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین والوں کی طرف جھانک لے تو وہ تمام فضا کو جو آسمان وزمین کے درمیان ہے، روشن کر دے اور اس کو خوشبو سے بھر دے اور بے شک اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے۔ تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔" (بخاری)

حوروں ہی کے تعلق سے ایک سوال کچھ لوگ یہ کرتے ہیں کہ "جی مردوں کے لیے تو حوریں ہوں گی عورتوں کے لیے کیا ہو گا؟ "

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سوال کے دو معنی ہیں۔ایک تو سیدھا سادہ یہ ہے کہ جنتی عورتوں کی زندگی کیسی ہوگی،ان کا جوڑا ہوگا یہ نہیں اور اگر ہو گا تو کون ہوگا؟

اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے تو جواب واضح ہے کہ ان کے لیے خاوند ہوں گے جن کی وہ عاشق ہوں گی۔قرآن حکیم میں لفظ ''زوج ''استعمال کیا گیا ہے جس کے لفظی معنی سپاؤز spouse کے ہیں یعنی بیوی کے لیے خاوند اور خاوند کے لیے بیوی۔ اس کا جواب ہم اوپر تفصیل سے پڑھ آئے ہیں کہ جنت میں بغیر جوڑے کے کوئی نہ ہوگا اور کس طرح خدائی انتظام کے ذریعے ان کی رضامندی سے اہل جنت مرد اور عورتوں کو رشتہ ءازدواج میں منسلک کیا جائے گا۔تو سیدھا جواب یہ ہے کہ جس طرح جنتی مردوں کے لیے ان کی جنتی بیویاں ہوں گی جو اہل دنیا میں سے ہوں گی اسی طرح ہر جنتی عورت کے لیے اس کا اپنا شوہر ہوگا۔ گویا جنتی مرد اگر وہاں اپنی جنت کا بادشاہ ہوگا تو اس کی ملکہ اس کی بیوی ہوگی۔

اس سوال کا دوسرا معنی کج فہمی پر مشتمل ہے اور یہ کچھ بیمار ذہن لوگوں کی سوچ کی پیداوار ہے کہ جنت میں مردوں کی ''عیاشی ''کے لیے تو حوریں ہوں گی عورتوں کی ''عیاشی'' کے لیے کیا ہوگا۔اس معنی کے ساتھ یہ سوال کرنے والے حقیقتاً انتہائی نادان اور جنت کی زندگی کے بارے میں کچھ بھی نہ جاننے والے لوگ ہیں اور انہی میں سے بعض کے نزدیک جنت غلیظ شرابیوں کا مئے کدہ اور عیاشی کا اڈہ ہے۔کاش انہیں یہ معلوم ہو کہ جنت اللہ کی عظیم الشان نعمت اور سلامتی کا وہ گھر ہے جہاں انسانیت کے چنے ہوئے بہترین لوگ یعنی انبیاء، صدیقین، شہدا، صالحین اور ان کے پاکیزہ رفقاء رہتے ہیں۔ جہاں کسی نفرت و کدورت یا برائی اور بے ہودگی کا سرے سے وجود ہی نہیں۔جہاں ادنی ترین جنتی کی عزت، بادشاہی اور نعمتوں کا بھی وہ مرتبہ اور مقام ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑے بادشاہ بھی اس کا تصور تک بھی نہیں کر سکتا۔اب ایسے بادشاہوں کی نفرت و کدورت اور برائیوں سے پاک ان کی عاشق بیویوں سے کون یہ توقع کر سکتا ہے کہ رب کی رضا کی جنت میں پہنچنے کے بعد اور اپنے اللہ کی طرف سے بہترین جوڑ عطا کیے جانے کے بعد،انہیں بھی اپنے خاوندوں کے علاوہ کسی دوسرے کی ضرورت ہوگی جبکہ ان کے اپنے خاوند ان کے ہم عمر حسین جوان ہوں اور ان کی ہر خواہش بدرجہ ءاتم پوری کی جارہی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جنتی بیویوں کے دل میں اللہ صرف ان کے خاوندوں کا عشق بٹھادے گا اور وہ صرف اپنے خاوندوں کی مشتاق ہوں گی۔آپ کسی عاشق سے پوچھ دیکھیے کہ کیا اسے اپنے محبوب کے سوا کسی دوسرے کی کوئی خواہش ہوتی ہے؟ دنیا میں ہی، جہاں برائی کا امکان بہرحال موجود ہے،ذرا کسی صاحب کردار عزت دار عورت سے جو اپنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شوہر کی عاشق ہو پوچھ دیکھیں کہ اس کی خوشی کس میں ہے اپنے خاوند میں یا کہیں اور۔ نعوذ باللہ من ذلک کیسی بدگمانی ہے ایسی عظیم الشان جنت کے وارث خاوندوں کی اہل جنت بیویوں کے بارے میں کہ انہیں بھی اپنے خاوندوں کے علاوہ کچھ درکار ہوگا جبکہ ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ جنت میں داخل کیے جانے سے پہلے ہی ہر جنتی کی ہر برائی اس سے دور کردی جائے گی اور جنتی عورتوں میں ایسی بے حیا کوئی نہ ہوگی جو اپنے خاوند کے علاوہ کچھ اور چاہے۔ جنتی بیویاں ہوں یا حوریں ہوں قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ ہوں گی یعنی شرم وحیا کا پیکر، نگاہیں بچانے والیاں جنہیں صرف اپنے ہی خاوندوں سے عشق ہوگا وہ نہ کسی اور کو دیکھنا گوارا کریں گی اور نہ ہی یہ چاہیں گی کہ کوئی اور انہیں دیکھے۔

والدین اور اولاد کا ملادیا جانا

والدین اور اولاد ہی خاندان کی اکائی ہیں۔ والدین اولاد سے اور اولاد والدین سے دور ہوں تو نعمتوں کا حسن ولطف برقرار نہیں رہتا۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے وہاں بھی والدین اور اولاد دونوں کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے اللہ جنتی والدین اور اولاد کو باہم اکٹھا کردے گا۔ اور یہ جنت کی زندگی کی ایک اور بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ ہاں شرط یہ ہے کہ والدین بھی جنتی ہوں اور اولاد بھی جنتی ہو۔ یعنی ہر ایک اپنے اپنے ایمان و عمل کی بناپر جنت میں پہنچا ہو۔ وگرنہ جنت میں پہنچانے کے لیے رشتہ داری نہیں چلے گی۔ جو اپنی کمائی سے جہنم کا مستحق ہوگیا اسے باپ دادا یا اولاد کی خاطر جنت میں نہ پہنچایا جائے گا۔ کیونکہ انہی آیات کے ساتھ یہ تذکرہ آرہا ہے کہ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔ ہاں جو اپنے ایمان و عمل کی بناپر وہاں پہنچ گیا اس پر اللہ کا مزید کرم یہ ہوگا کہ والدین اور اولاد میں سے جس کا مرتبہ اعلیٰ ہوگا سب کو وہی درجہ دیا جائے گا تاکہ خوشیوں کے لیے سارے اکٹھے رہیں لیکن اکٹھے رہنے کے باعث کسی کے اجر میں کوئی کمی یا گھاٹا نہ ہو۔ یادرہے کہ یہ اس اولاد کا تذکرہ ہے جو بالغ ہوئی اور جس نے اپنے اختیار اور ارادے سے ایمان لاکر عمل صالح کیے اور جنت کے مستحق ہوئی رہی جنتیوں کی وہ اولاد جو بلوغت کو پہنچنے سے پہلے ہی مرگئی تھی تو وہ تو بہرحال جنت ہی میں جائے گی اور اپنے جنتی والدین ہی کے ساتھ رہے گی۔

آیات ملاحظہ ہوں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃالطور - 52 }21{

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی کسی درجہء ایمان میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔

سورۃالرعد - 13 }23{

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۔۔۔ ﴿۲۳﴾

یعنی ایسے باغ جو اُن کی ابدی قیامگاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور اُن کے آباؤاجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی اُن کے ساتھ وہاں جائیں گے۔

قرآن حکیم میں حاملینِ عرش فرشتوں کی مومنین کے حق میں یہ دعا بھی مذکور ہے جس میں وہ اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ :

سورۃغافر - 40 }8{

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۸﴾

اے ہمارے رب، اور داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (اُن کو بھی وہاں اُن کے ساتھ ہی پہنچا دے)۔ تو بلاشبہ قادرِ مطلق اور حکیم ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا ہم نے اوپر پڑھا اہل جنت کے حق میں یہ دعا اللہ رب العالمین قبول فرمائے گا۔ اللہ ہمیں بھی اس دعا میں حصہ دار بنائے، ہمیں بھی اپنے آباء و والدین اور اولاد کے ساتھ وہاں جمع فرمائے اور اپنے پیاروں کے ساتھ اکٹھے رہنے کی نعمت عطا فرمائے۔ یہ بھی نہ بھولیے کہ آباء واجداد ہوں، والدین یا اولاد، وہاں سارے ہی جوان ہوں گے اور ہم عمر ہوں گے بوڑھا کوئی نہ ہوگا۔ اور یہ ہوگی اس نعمت پر ایک اور نعمت۔ دنیا میں اس نعمت سے کس طرح آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کی شادیاں وقت پر ہوئی ہوں اور جن کی اولاد ان کی جوانی میں ہی جوان ہو جائے اور ان کے ساتھ چلنے پھرنے لگے اور ہاتھ بٹانے لگے۔

بس ہمیں یہ خیال رہے کہ کہیں جنت میں والدین اور اولاد کے ساتھ اکٹھے رہنے کی یہ نعمت چھن نہ جائے اسی لیے قرآن اس پر زور دیتا ہے کہ جس جنت میں خود جانا چاہتے ہو وہیں اپنے پیاروں کو بھی پہنچانے کی کوشش کرو:

سورۃ التحریم - 66 }6{

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝٦

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تُند خُو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی محفلیں

جنت کی معاشرتی زندگی کی نعمتوں میں ایک نعمت یہ بھی ہو گی کہ وہاں اپنے جنتی احباب سے ملاقاتیں اور محفلیں ہوں گی۔ غور فرمائیے کہ اللہ الْحَيُّ الْقَيُّومُ یعنی زندہ اور قائم رہنے والی مبارک ہستی ہے اور اس کی محبت واطاعت کی بنا پر جو تعلق قائم ہوتا ہے وہ اس دنیا میں بھی مضبوط ترین تعلق ہے اور آخرت میں بھی قائم رہے گا بلکہ حدیث مبارکہ میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ آدمی انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور قرآن حکیم قیامت کے ہولناک مناظر کے بیان میں اہل ایمان کے رشتے کے بارے میں یہ فرماتا ہے کہ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ "اس روز متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔" جبکہ کافر کہے گا کہ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا "ہائے میری بربادی، کاش میں نے اس شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا" اور پھر یہ جہنمی جہنم میں یہ آپس میں جھگڑیں گے وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ اور کہیں گے رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ "اے ہمارے رب، جس نے ہمیں اس انجام کو پہنچانے کا بندوبست کیا اُس کو دوزخ کا دوہرا عذاب دے۔" اور پچھتائیں گے کہ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا "کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔"

اب ایک طرف جہاں اہلِ جہنم مبتلائے عذاب ہوں گے، ایک دوسرے پر لعن طعن کر رہے ہوں گے وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا، آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ (بے شک یہ بات سچ ہے، اہلِ دوزخ میں یہی کچھ جھگڑے ہونے والے ہیں)، حسرتوں، ندامتوں اور پچھتاوے سے يَا لَيْتَنَا، يَا لَيْتَنِي کاش، کاش، کاش کہہ رہے ہوں گے وہیں دوسری طرف یہ نقشہ ہو گا کہ اہل جنت اونچی مسندوں، سجے ہوئے مرصع تختوں اور نفیس فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے، باہم ملاقاتیں و بات چیت کر رہے ہوں گے اور دنیا کے دنوں کو یاد کرتے ہوں گے۔ چلیے یہ سارے مناظر بھی قرآن کے آئینے میں دیکھ لیتے ہیں اور آغاز جنت کے وارثوں کی نشست گاہوں سے کرتے ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی نشست گاہیں

سورۃ الغاشیۃ ۔ 88 {13۔16}

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝

اُس کے اندر اونچی مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوئے ہوں گے، گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

سورۃ المطففین ۔ 83 {22۔24}

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝

بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے، ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے۔

سورۃ الرحمن ۔ 55 {54}

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝

جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔

سورۃ الرحمن ۔ 55 {76}

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝

وہ جنتی سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الواقعۃ ۔ 56 { 15۔16 }

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔

سورۃ الواقعۃ ۔ 56 {34}

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔

سورۃ الطور ۔ 52 {20}

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ ۔۔۔ ﴿۲۰﴾

وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے

سورۃ ص ۔ 38 {51}

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾

ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب خوب فواکہ اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔

سورۃ الطور ۔ 52 {23}

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ یاوہ گوئی ہوگی نہ بد کرداری۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کے خدمتگار لڑکے

اب جہاں قرآن حکیم میں جنتیوں کے اس باہم مل بیٹھنے کا اور گفتگو کا ذکر ہے وہیں ان کے خدمتگاروں کا تذکرہ بھی ہے جو خوبصورت لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے اور ایسے حسین ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوں:

سورۃ الواقعۃ ـ 56 {15 ـ 19}

عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيۡنَ عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكۡوَابٍ وَّ اَبَارِيۡقَ ۙ وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾

مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔اُن کی مجلسوں میں اَبدی لڑکے شرابِ چشمۂ جاری سے لبریز پیالے اور کنز اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہونگے جسے پی کر نہ اُن کا سر چکرائے گا نہ اُن کی عقل میں فتور آئے گا۔

سورۃ الدھر ـ 76 {19}

وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُـؤۡلُـؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾

ان کی خدمت میں ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔

سورۃ الطور ـ 52 {24}

وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ غِلۡمَانٌ لَّهُمۡ كَاَنَّهُمۡ لُـؤۡلُـؤٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۲۴﴾

اور ان کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے، ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم میں اکثر مقامات پر جہاں جنتیوں کی ایسی محفلوں کا ذکر کیا گیا جن میں وہ اپنے اہل ایمان دوست احباب سے ملاقاتیں کریں گے تو وہاں ان خدمتگار لڑکوں کا ذکر بھی کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ وہاں خدمت کے لیے ہر جنتی کے خدمتگار لڑکے ہوں گے جو اسی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے جیسا کہ دنیا میں بادشاہوں کے خدمتگار ہوتے ہیں۔ یہ خدمتگار اس کی خدمت اس کے محلوں اور قیام گاہوں میں بھی کریں گے اور جب اس کے مہمان آئیں گے تو ان کی ملاقات اور خدمت کے لیے جو محفلیں ہوں گی ان میں بھی وہی لڑکے اس کے مہمانوں کی خدمت کریں گے۔ گویا شاہی محفلوں میں شاہی مہمانوں کی خدمت کے لیے شاہی خدمتگار۔ ایک بات اور ان آیات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جنت میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کی مخلوط محفلیں نہیں ہوں گی۔ کیونکہ قرآن میں جہاں بھی اہل جنت کی اپنے دوست احباب سے ملاقات و گفتگو کا ذکر آیا ہے وہاں خدمتگاروں کے طور پر ان لڑکوں کا تذکرہ کیا گیا۔ جنت اسلام یعنی سلامتی کا گھر ہے اور فطرت سلیم کی ہر خواہش وہاں پوری کی جائے گی۔ بیویاں اور حوریں جس جنتی کے نکاح میں دی جائیں گی وہ صرف اسی کے لیے مخصوص ہوں گی اور وہ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ یعنی نگاہیں بچانے والیاں ہوں گی۔ فطرت اگر اپنی اصل پر قائم ہو تو کوئی مرد کبھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیوی غیر محرم لوگوں کے سامنے جائے اور عورت کی فطری حیا اگر باقی ہو تو وہ کبھی یہ پسند نہیں کرتی کہ غیر نظریں اسے دیکھیں۔ فطرت کی اس مانگ کے مطابق نہ تو ان کے خاوند یہ چاہیں گے اور نہ ہی ان کی اپنی خواہش یہ ہو گی کہ کسی ایسی محفل میں جائیں جہاں ایسے لوگ موجود ہوں جو دنیا میں ان کے غیر محرم رہے ہوں۔ جنت اسلام کا معاشرہ ہے جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے اور کسی فتنے کا کوئی اندیشہ نہیں اسی لیے وہاں گناہوں سے پاک جنتیوں کے پاکیزہ مہمانوں کی خدمت بھی یہ پاکیزہ لڑکے کریں گے جن کا اوپر ذکر آیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(تفہیم القرآن سے اس کے متعلق ایک اقتباس)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ یہ اہل دنیا کے وہ بچے ہیں جو بالغ ہونے سے پہلے مر گئے، اس لیے نہ ان کی کچھ نیکیاں ہوں گی کہ ان کی جزا پائیں اور نہ بدیاں ہوں گی کہ ان کی سزا پائیں۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ اس سے مراد صرف وہی اہل دنیا ہو سکتے ہیں جن کو جنت نصیب نہ ہوئی ہو۔ رہے مومنین صالحین، تو ان کے بارے میں اللہ تعالی نے خود قرآن میں یہ ضمانت دی ہے کہ ان کی ذریت ان کے ساتھ جنت میں لا ملائی جائے گی (الطور، آیت 21) اسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو ابو داؤد طیالسی، طبرانی، بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب سے نقل کی ہے۔اس میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کے بچے اہل جنت کے خادم ہوں گے۔

یہ روایات اگرچہ سنداً ضعیف ہیں، لیکن متعدد دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بچے سن رشد کو نہیں پہنچے وہ جنت میں جائیں گے۔ پھر یہ بھی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن بچوں کے والدین جنتی ہوں گے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہیں گے تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اس کے بعد لا محالہ وہ بچے رہ جاتے ہیں جن کے ماں باپ جنتی نہ ہوں۔ سوان کے متعلق یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ وہ اہل جنت کے خادم بنادیے جائیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اس کے متعلق تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری اور عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین رسائل ومسائل، جلد سوم، صفحہ 177تا187)

(تفہیم القرآن از سید ابوالاعلی مودودی رحمہ اللہ تفسیر سورہ واقعہ حاشیہ 9، تفسیر سورۃ صافات حاشیہ 26)

اہل جنت کی باہم گفتگو

اب ذرا اہل جنت کی ان گفتگوؤں پر ایک نظر ڈالیے جو وہ اپنی ملاقاتوں میں کریں گے۔ ہمارے سامنے قرآن یہ منظر پیش کرتا ہے کہ جہاں اہل جنت ایک طرف نفرت و کدورت سے پاک، بھائی بھائی بنے، اعلی ترین نشت گاہوں اور سجائے گئے تختوں پر بیٹھ کر مختلف نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے وہیں وہ باہم پاکیزہ بات چیت بھی کر رہے ہوں گے، دنیا کی آزمائش کے دنوں کو یاد کرتے ہوں گے اور عظیم الشان جنت عطا کیے جانے پر اللہ کی حمد و ثنا کر رہے ہوں گے۔ آیت ملاحظہ ہوں:

سورۃ الحجر - 15 }47{

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۴۷

اُن کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہوگی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الواقعۃ ۔ 56 { 25۔26 }

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝۲۶

وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے جو بات بھی ہو گی ٹھیک ہو گی۔

سورۃ الطور ۔ 52 { 25۔28 }

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۵ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝۲۶ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ
وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝۲۷ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝۲۸

یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے۔ یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے، آخر کار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔ ہم پچھلی زندگی میں اُسی سے دعائیں مانگتے تھے، وہ واقعی بڑا ہی محسن اور رحیم ہے۔

سورۃ یونس ۔ 10 { 10 }

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰

وہاں ان کی صدا یہ ہو گی کہ "پاک ہے تو اے خدا"، اُن کی دعا یہ ہو گی کہ "سلامتی ہو" اور ان کی ہر بات کا خاتمہ اس پر ہو گا کہ "ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔"

چونکہ جنتیوں کی ملاقاتوں اور محفلوں کا تذکرہ چل رہا ہے اس لیے اس موقع پر مناسب ہو گا کہ وہ احادیث بھی پڑھ لی جائیں جن میں جنت کے بازاروں کا ذکر ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے، پھر شمالی ہوا چلائی جائے گی جو کہ وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران کی صورت میں ہوگا) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر اڑا کر ڈال دے گی جس سے جنتیوں کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پھر جب وہ اس حالت میں واپس اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے کہ ان کا حسن و جمال زیادہ بڑھ چکا ہوگا تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے کہ ہمارے پاس سے جانے کے بعد تو تم اور بھی زیادہ حسین و جمیل ہو گئے ہو تو وہ جواب میں کہیں گے کہ خدا کی قسم ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی تو اور اضافہ ہو گیا ہے۔ (صحیح مسلم)

اسی مضمون کی ایک طویل حدیث ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی زیارت اور ملاقات کا ذکر ہے۔ اور پھر یہ ذکر ہے کہ اس ملاقات کے بعد ایک بادل ان جنتیوں کو ڈھانپ لے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا جس کی مہک پہلے کبھی نہ پائی گئی ہو گی۔ پھر یہ جنتی اس بازار میں سے بغیر خرید و فروخت کے ایسی چیزیں لیں گے جو نہ پہلے دیکھی گئی ہوں گی، نہ سنی گئی ہوں گی اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال گزرا ہو گا۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی کہ تمہارا حسن و جمال اور خوشبو پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے، وہ جواباً کہیں گے کہ ہمیں ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ہم اپنے پروردگار سے مل کر آ رہے ہیں۔

اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ ہمیں بھی جنت کی یہ محفلیں نصیب فرمائے اور انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ جنت کے ان بازاروں میں جمع فرمائے۔ (آمین)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی اہل جہنم سے گفتگو

دنیا میں جاہل اور گمراہ لوگ اہل ایمان کا مذاق ضرور ہی اڑاتے ہیں حتی کہ انسانیت کے چنے ہوئے بہترین لوگوں اور عزت و شرف انسانی کے پیکروں یعنی رسولوں اور انبیاء علیہم السلام کا بھی مذاق اڑایا گیا اور ان کو بھی نشانہء تضحیک بنایا گیا۔ایک دوسرا منظر جنتیوں کی گفتگوؤں کا قرآن میں یہ بیان گیا ہے کہ وہ اہل جہنم سے بھی گفتگو کریں گے۔اور انہیں دنیا کی باتیں یاد دلائیں گے اور یہ بھی کہ کیا رب کے وعدے سچے نہیں نکلے۔آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ الصافات ۔ 37 { 50 ـ 61 }

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝٥١ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝٥٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝٥٣ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝٥٤ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝٥٥ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝٥٦ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝٥٧ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝٥٨ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝٥٩ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٠ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝٦١

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات پوچھیں گے۔اُن میں سے ایک کہے گا، "دنیا میں میرا ایک ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا، کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزاو سزا دی جائے گی؟ اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟ "یہ کہہ کر جونہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اُس کو دیکھ لے گا اور اس سے خطاب کر کے کہے گا "خدا کی قسم،تُو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا۔میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔اچھا تو کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آ چکی؟ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا؟ "________________ یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأعراف ۔ 7 { 44 ۔ 51 }

وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۫ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے، ''ہم نے اُن سارے وعدوں کو ٹھیک پایا جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی اُن وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کیے تھے؟'' وہ جواب دیں گے ''ہاں'' تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ''خدا کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔''

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہو گی جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ''سلامتی ہو تم پر۔'' یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب اُن کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے، ''اے رب، ہمیں اِن ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو۔'' پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے کہ ''دیکھ لیا تم نے، آج نہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ سازو سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے۔ اور کیا یہ اہلِ جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اِن کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں، تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج۔ "

اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ "اللہ نے یہ دونوں چیزیں اُن منکرینِ حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بُھلا دیں گے جس طرح وہ اِس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔"

سورۃ المدّثر - 74 { 38 – 47 }

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝

ہر شخص اپنے کسب کے بدلے رہن ہے، دائیں بازو والوں کے سوا، جو جنتوں میں ہوں گے۔ وہ مجرموں سے پوچھیں گے "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟" وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا۔ "

دنیا میں جو "سیانے" لوگ اہل ایمان کو دیوانہ اور بے وقوف قرار دے کر ان کا تمسخر اڑاتے ہیں انہیں آخرت کا یہ منظر ہر گز نہ بھولنا چاہیے جو قرآن حکیم ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ اہل ایمان جنت کی نعمتوں میں بیٹھے ان پر ہنس رہے ہوں گے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ المطففین - 83 { 29-36 }

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ
انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ جب اُن کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے، اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں، حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے اُن کا حال دیکھ رہے ہیں، مل گیا ناں کافروں کو اُن حرکتوں کا ثواب جو وہ کیا کرتے تھے؟

یہاں کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ کہاں زمین و آسمان جیسی وسعت والی جنت اور کہاں جہنم، بھلا اتنے زیادہ فاصلوں سے ایسا دیکھا جانا اور اہل جنت اور اہل جہنم کے باہم مکالمے کیونکر ممکن ہیں۔ کم از کم آج کے دور میں، جب ہم دنیا کے ایک کونے میں بیٹھ کر دوسرے کونے میں کمپیوٹر پر آمنے سامنے گفتگو کرتے ہیں، یہ اشکال پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر اللہ کے پیدا کردہ انسان اس کی دی ہوئی عقل کو استعمال کر کے ایسا ممکن بنا سکتے ہیں تو فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ آپ کا کیا گمان ہے رب العالمین کے بارے میں؟ وہ جو الخلاق العلیم ہے کیا نہیں کر سکتا۔ ہم انسان تو پھر بھی کسی ذریعے کے محتاج ہیں لیکن اللہ کی قدرت تو کسی ایسے ذریعے کی محتاج بھی نہیں، کیا وہ اسے ممکن نہیں بنا سکتا کہ اہل جنت اپنی نشتوں پر بیٹھے بیٹھے نہ صرف اہل جہنم میں سے جس کو چاہیں دیکھ سکیں بلکہ اس سے بات بھی کر سکیں، اور اسے دنیا کی کوئی بات یاد بھی دلا سکیں۔ کیا اللہ کی قدرت سے یہ بعید ہے؟

غور فرمایئے کیا ہماری ہی آنکھیں ہزاروں، لاکھوں میل دور کے ستاروں کو نہیں دیکھتیں۔ یقیناً دیکھتی ہیں تو اس قوت، فوکس اور زوم کو گھٹانا بڑھانا کیا پیدا کرنے والے پروردگار کے لیے کوئی مشکل ہو گا۔ اب اگر کوئی نہ مانے اور اسے بعید از عقل سمجھے تو یہ ہماری عقل کی اور سمجھ کی تنگی ہو سکتی ہے اللہ کی قدرت اتنی تنگ نہیں کہ ایسا کرنا اس کے لیے دشوار ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل جنت کی ہر خواہش کا پورا کیا جانا

اب اس بات کا تذکرہ ہونے چلا ہے کہ جس کا دنیا کی زندگی میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔دنیا میں کسی بہت بڑی سلطنت کا فرمانروا بھی جو چاہے حاصل نہیں کر سکتا، نہ ہی من چاہی زندگی جی سکتا ہے اور نہ ہی اپنی ہر خواہش پوری کر سکتا ہے لیکن جنت کی دائمی وراثت پانے والے ایسے خوش نصیب ہوں گے کہ جو دل پسند زندگی جئیں گے، جو چاہیں گے ان کو ملے گا اور ان کی ہر خواہش پوری کی جائے گی۔اس بارے میں چند آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ فصلت ۔ 41 {31 ـ 32}

۔۔۔وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی، یہ ہے سامانِ ضیافت اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔

سورۃ الشوری ۔ 42 {22}

۔۔۔وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ جنت کے گلستانوں میں ہوں گے، جو کچھ بھی وہ چاہیں گے اپنے رب کے ہاں پائیں گے، یہی بڑا فضل ہے۔

سورۃ الأنبياء ۔ 21 {102}

۔۔۔وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنی من بھاتی چیزوں کے درمیان رہیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النحل ۔ 16 { 30 ۔ 31 }

۔۔۔ وَ لَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ لَہُمۡ فِیۡہَا مَا
یَشَآءُوۡنَ ؕ کَذٰلِکَ یَجۡزِی اللّٰہُ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ۙ۳۱﴾

بڑا اچھا گھر ہے متقیوں کا، دائمی قیام کی جنتیں، جن میں وہ داخل ہوں گے، نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور سب کچھ وہاں عین اُن کی خواہش کے مطابق ہوگا۔ یہ جزا دیتا ہے اللہ متقیوں کو۔

سورۃ الفرقان ۔ 25 { 15 ۔ 16 }

۔۔۔ جَنَّۃُ الۡخُلۡدِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ کَانَتۡ لَہُمۡ جَزَآءً وَّ مَصِیۡرًا ﴿۱۵﴾ لَہُمۡ فِیۡہَا مَا
یَشَآءُوۡنَ خٰلِدِیۡنَ ؕ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ وَعۡدًا مَّسۡـُٔوۡلًا ﴿۱۶﴾

ابدی جنت جس کا وعدہ خدا ترس پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے جو اُن کے عمل کی جزا اور اُن کے سفر کی آخری منزل ہوگی، جس میں اُن کی ہر خواہش پوری ہوگی، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، جس کا عطا کرنا تمہارے رب کے ذمّے ایک واجب الادا وعدہ ہے۔

ہر خواہش کے پورا کیے جانے کے متعلق ہمیں صحیح بخاری میں یہ حدیث مبارکہ ملتی ہے جس میں ایک جنتی کی ایک خواہش اور اس کے پورا کیے جانے کا ذکر ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن یہ بیان فرما رہے تھے اور (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس ایک گاؤں کا آدمی بیٹھا ہوا تھا: ”ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا تو جس حالت میں ہے اس میں خوش نہیں ہے“ وہ عرض کرے گا کہ ہاں خوش تو ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ بیج بوئے گا تو اس کا اگنا اور بڑھنا اور کٹنا پلک جھپکنے سے پہلے ہو جائے گا اور اس کی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے برابر ہو جائیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم ! تو کسی چیز سے سیر نہیں ہوتا۔'' تو وہ اعرابی کہنے لگا کہ یارسول اللہ! آپ ایسا شخص کسی قریشی یا انصاری کو پائیں گے اس لیے کہ وہی لوگ کاشتکار ہیں اور ہم تو کاشتکار نہیں ہیں۔اس پر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا جنت میں ادنی ترین مرتبہ یہ ہو گا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تمنا کر۔ پس وہ تمنا کرے گا اور تمنا کرے گا (یعنی اپنی ہر خواہش بیان کر دے گا) پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو تمنا کر چکا۔ وہ کہے گا کہ جی ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ جو جو تو نے خواہش کی ہے سب تجھے دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اتنا ہی اور بھی۔ (مسلم)

اسی مضمون کی کچھ دوسری روایات میں تمنا سے دس گنا زیادہ دیے جانے کا ذکر ہے۔

کبھی نہ ختم ہونے والا رزق اور نعمتیں

اہل جنت کو ملنے والی یہ ساری نعمتیں جن کے بارے میں ہم پڑھتے آرہے ہیں ان کو بے روک وٹوک، صبح و شام، ہمیشہ ہمیشہ ملتی رہیں گی اور ان کے ملنے میں کبھی کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو گی۔ یہ رب کا وہ رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں، اور عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ یعنی انہیں ایسی بخشش ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو گا۔

سورۃ مریم - 19 { 62-63 }

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝

وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سُنیں گے، جو کچھ بھی سُنیں گے ٹھیک ہی سنیں گے۔ اور ان کا رزق انہیں پیہم صبح و شام ملتا رہے گا۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُس کو بنائیں گے جو پرہیز گار رہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ ص - 38 {49 - 54}

۔۔۔وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

اور بے شک متّقی لوگوں کے لیے یقیناً بہترین ٹھکانا ہے۔ہمیشہ رہنے والی جنتیں جن کے دروازے اُن کے لیے کھلے ہوں گے ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ، خوب خوب میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

ان ساری نعمتوں سے بڑی چیز اللہ کی خوشنودی

اور ان ساری نعمتوں سے بڑی نعمت یہ کہ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اہل جنت کو ہمیشہ کے لیے اللہ کی خوشنودی اور پسندیدگی حاصل ہو جائے گی۔اللہ ان سے ایسا راضی ہو جائے گا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو گا۔

سورۃ التوبۃ - 9 {71 - 72}

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکٰوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو گی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

اسی کے متعلق حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل جنتی لوگوں سے فرمائے گا کہ اے جنتیو! پس وہ کہیں گے کہ اے رب! ہم خدمت میں حاضر ہیں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے کہ ہم کیسے راضی نہ ہوں گے، ہمیں تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی کوئی عمدہ چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! اس سے عمدہ کونسی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تم پر اپنی رضامندی اتار دی اور اب میں اس کے بعد کبھی تم پر غصہ نہ ہوں گا۔ (مسلم)

اللہ کا دیدار اور ملاقات عظیم ترین نعمت

سورۃ ق - 50 {35} لَهُم مَّا يَشَآءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾

وہاں ان کے لیے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لیے ہے

اوپر پیش کردہ آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ اس آیت کا ایک معنی تو یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کے پاس اہل جنت کے لیے ایسی ایسی نعمتیں موجود ہیں جن کو بیان کرنے سے انسانی زبان قاصر ہے لہذا بس اتنا کہہ دیا گیا کہ ہمارے پاس ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے۔اسی مضمون کی ایک آیت اور ایک حدیث بھی ہم پڑھ آئے ہیں کہ اہل جنت کے لیے ایسی ایسی نعمتیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان تیار کیا گیا ہے کہ جن کی کسی کو کوئی خبر نہیں۔

اسی آیت کا ایک دوسرا مفہوم مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ جنت میں اللہ سے ملاقات اور اس کا دیدار جنت کی تمام ہی نعمتوں سے بڑھ کر ہوگا اور اسی کے معنی وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ کے ہیں۔جب جنتی اللہ سے ملاقات اور اس کا دیدار کریں گے یہ ایسی عظیم نعمت ہوگی کہ اس دوران جنت کی کسی اور نعمت کا خیال نہ رہے گا۔اور یقینا ہونا بھی ایسا ہی چاہیے۔اتنا سوچ لیجیے کہ دنیا ہی کی زندگی میں آزمائش کے درجے میں اپنی قوت تخلیق سے ایسا لاجواب حسن بکھیرنے والا خود کیسا پرکشش اور حسین و جمیل ہوگا،اسے دیکھے بنا کون اس کا تصور کر سکتا ہے۔وہ جس سے ہمارا رشتہ والدین کے رشتے سے بھی بڑھ کر اولین یعنی خالق اور مخلوق کا رشتہ ہے،اپنے اس محبوب ترین اولین رشتے یعنی اپنے خالق و مالک سے ملاقات اور اس کا دیدار کیسی بڑی نعمت ہوگی اس کا لطف تو اسے پانے والے ہی جان سکیں گے۔دنیا سے ہی ایک مثال لیجیے کہ ماں کی گود بچے کے لیے کتنی بڑی نعمت ہے اور بچہ اپنی ماں کی آغوش میں کتنا سکون محسوس کرتا ہے۔والدین نے تو صرف تولید کیا ہے، اللہ تو وہ ہستی ہے جس نے ہمیں تخلیق کیا ہے اور ہمارے لیے جس کی محبت ہماری ماؤں کی محبت سے ستر گنا سے بھی زیادہ ہے۔اسے بنا دیکھے اس کی نشانیوں سے ہی پہچان کر تھوڑا سا جان لینے والے بھی اس کی محبت میں اس کے لیے اپنی جان تک قربان کر دیا کرتے ہیں۔اتنا پیار کرنے والی ہستی سے ملاقات،اسے دیکھنا،اس کے پاس بیٹھنا اور اس سے بات کرنا کتنی ہی بڑی نعمت ہوگی۔یقینا جنت کی سب سے بڑی نعمت۔اسی لیے تو کافروں کی ایک بڑی محرومی یہ بیان کی گئی ہے کہ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ہر گز نہیں! بالیقین اُس روز یہ اپنے رب کی دید سے محروم رکھے جائیں گے۔

آپ غور فرمائیے کہ جو فرد کبھی بھی اپنے والدین سے نہ ملا ہو اسے کتنی خواہش ہوگی کہ وہ انہیں دیکھے،ان سے بات کرے اور ان کے پاس بیٹھے۔غور کیجیے کہ کیسے ہی بدنصیب وہ لوگ ہوں گے جو اپنے پیدا کرنے والے کو دیکھ بھی نہ سکیں گے۔وہ جو ماں سے ستر گنا زیادہ محبت ہم سے کرتا ہے اس کو دیکھ بھی نہ پانا کتنی ہی بڑی محرومی ہوگی۔۔۔۔! جو آپ سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہے کیا آپ اسے ملنا نہیں چاہیں گے؟اسے دیکھنا نہیں چاہیں گے؟ہمیں اپنے رب سے ملاقات کا شوق رکھنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاہیے کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ غرض جنتی اللہ کا دیدار کریں گے اور اللہ سے ملاقات کریں گے۔

ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک طویل حدیث ہے جس میں اللہ سے ملاقات اور اللہ کے دیدار کا ذکر ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور کوئی ہجوم نہ ہوگا جیسے سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے کے لیے کوئی ہجوم اور جھگڑا نہیں کرنا پڑتا۔ جنتی نور، موتیوں، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبروں پر اور مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہو کر بات نہ کی ہو۔ پھر وہ اس محفل سے ایک نئی خوشبو لے کر، پہلے سے زیادہ حسن و جمال پا کر اور جنت کے بازار سے بہت سارے انعام و اکرام کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔

اللہ ہمیں بھی جنت میں اپنا دیدار اور اپنی ملاقات نصیب فرمائے۔ (آمین)

موت کا نہ آنا

موت زندگی کی ہر خوشی اور لطف کو مٹا دیتی ہے۔ غور فرمائیے، دنیا کی زندگی میں پہلی بات تو یہ ہے کہ نعمتوں کی محض تجلی ہوتی ہے اور ان کی تکمیل ہو ہی نہیں سکتی لیکن اگر کسی کو خدا نے بہت کچھ بھی دے رکھا ہو اور دنیا کی زندگی میں وہ جتنی بھی نعمتوں میں جتنا بھی عرصہ جی لے آخرکار موت سب کچھ چھین لیتی ہے۔ اور وہ سب کچھ کسی اور کا ہو جاتا ہے۔ تاریخ پر نگاہ ڈالیے:

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے ---------------- ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے

مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے ----------------- ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا ----------- اسی پہ سکندر فاتح بھی ہارا ---------

ہر اک چھوڑ کے کیا حسرت سدھارا ---------

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑارہ گیا سب یہیں کھاٹ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے----------یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دنیا کی زندگی محض آزمائش ہے جو بادشاہ کے گھر میں پیدا ہوا وہ بھی آزمائش میں ہے اور جو فقیر کے گھر وہ بھی آزمائش میں ۔یوں سمجھ لیجیے کہ سارے کمرہ امتحان میں ہیں۔جو جس حال میں بھی ہے امتحان دے رہا ہے۔اب اس میں کسی کا یہ شکوہ کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں کہ مجھے اس امتحان گاہ میں بیٹھنے کو اچھی جگہ کیوں نہ ملی۔ارے نادان امتحان پر توجہ دو یہ تو چند لمحے ہیں جو گزر ہی جانے والے ہیں ورنہ۔۔۔

سورۃ العنکبوت ۔ 29 {64}

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔اصل زندگی کا گھر تو آخرت کا گھر ہے،کاش یہ لوگ جانتے۔

کامیاب تو بس وہی ہیں جنہیں اللہ اپنی رحمت سے جہنم کی آگ سے بچالے گا اور جنت کی نعمت عطا فرمائے گا کیونکہ ہر جنتی کی جنت ایمان و عمل کے میرٹ پر ملنے والی اس کی مستقل ملکیت ہے جس سے اسے کبھی کوئی بے دخل نہ کرے گا اور نہ ہی اسے کبھی وہاں سے کسی طرح نکالا جائے گا۔

آخرت میں اہل جنت کے لیے ایک بڑا انعام یہ ہوگا کہ انہیں موت کی صورت میں نعمتوں کے چھن جانے کا کوئی ڈر نہ ہوگا کیونکہ موت کو ختم کردیا جائے گا جس سے اہل جنت کی خوشی اور بڑھ جائے گی۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" قیامت کے دن موت ایسے مینڈھے کی صورت میں لائی جائے گی،جو چت کبرا ہوگا،پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے بہشت والو ! وہ گردن اٹھائیں گے اور ادھر دیکھیں گے تو وہ (فرشتہ) کہے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے اور سب نے اسے (اپنے مرتے وقت) دیکھا تھا(اس لیے پہچان لیں گے) پھر وہ پکارے گا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے دوزخ والو! وہ بھی گردن اٹھا کر ادھر دیکھیں گے تو وہ (فرشتہ) کہے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے،ان سب نے بھی (مرتے وقت) اسے دیکھا تھا پھر اسی وقت موت ذبح کر دی جائے گی اور وہ (فرشتہ) کہے گا کہ اے اہل جنت ! تم اب ہمیشہ جنت میں رہو گے، کسی کو موت نہ آئے گی اور اے اہل دوزخ ! تم اب ہمیشہ دوزخ میں رہو گے کسی کو موت نہ آئے گی (تب اس وقت دوزخی حسرت کریں گے)۔" پھر (رسول اللہ ﷺ نے) یہ آیت پڑھی۔ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ "(اے محمد !) ان لوگوں کو اس حسرت وافسوس کے دن سے ڈرائیے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت ہی میں رہ جائیں گے اور وہ ایمان نہیں لاتے۔"(سورۂ مریم: ۳۹)(صحیح بخاری)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے جنت والو! اب موت نہیں اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہو گی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہو گا۔(مسلم)

اور پھر جو آدمی جس حالت میں ہو گا ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔

آیت ملاحظہ ہو:

سورۃ الدخان - 44 { 51 - 57 }

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾
كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا
الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خداترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں، حریر و دیبا کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی اُن کی شان۔ اور ہم گوری گوری آہُو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے۔ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔ بس دنیا میں جو موت آ چکی سو آچکی۔ اور اللہ اپنے فضل سے اُن کو جہنم کے عذاب سے بچادے گا، یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور جنتی لوگ بے پناہ خوشی سے پکار اٹھیں گے:

سورۃ الصافات ۔ 37 { 58 ـ 61 }

اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

اچھا تو کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آچکی؟ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا؟ یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

جنت کی ہمیشگی

اور یہ کامیاب زندگی اور یہ ساری نعمتیں کوئی چند دن یا چند سالوں کے لیے نہیں ملیں گی بلکہ خَالِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی جو جنت میں داخل ہو گیا وہ اس مملکت کا باسی بن گیا جہاں سے کبھی بھی نکالا نہ جائے گا کیونکہ وہی اس کی دائمی وراثت ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نعمتوں بھری زندگی میں داخل ہو کر کامیاب ہو گیا، اسے پھر کبھی کوئی تکلیف یا اذیت نہ پہنچے گی اور اسے کبھی موت نہ آئے گی کیونکہ موت کو بھی موت آچکی ہوگی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں جائے گا، وہ سکون سے ہوگا اور بے غم رہے گا۔ نہ کبھی اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی مٹے گی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یوں نعمتوں بھرے سلامتی کے اس گھر میں جنتی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اس مضمون کی قرآن میں بہت زیادہ آیات آئی ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

سورۃ النساء۔ 4 {13}

۔۔۔وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ ھود ۔ 11 {23}

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اپنے رب ہی کے ہو کر رہے، تو یقیناً وہ جنتی لوگ ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

سورۃ الفرقان ۔ 25 {15-16}

۔۔۔جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ
خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔـوْلًا ﴿۱۶﴾

ابدی جنت جس کا وعدہ خدا ترس پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے جو اُن کے عمل کی جزا اور اُن کے سفر کی آخری منزل ہو گی، جس میں اُن کی ہر خواہش پوری ہو گی، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جس کا عطا کرنا تمہارے رب کے ذمّے ایک واجب الادا وعدہ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ إبراھیم ۔ 14 {23}

وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ رہیں گے، اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارکباد سے ہوگا۔

سورۃ الأحقاف ۔ 46 {13۔14}

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اس پر جم گئے، ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایسے لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے اُن اعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔

اب چند آیات جن میں خَالِدِينَ فِيهَا پر أَبَدًا کا اضافہ ہے یعنی یہ کہ اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے:

سورۃ الطلاق ۔ 65 {11}

۔۔۔وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النساء ۔ 4 {57}

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا١ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ١ٞ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا۵۷

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے اُن کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورۃ البینۃ ۔ 98 {7۔ 8}

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ١ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِؕ۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا١ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ١ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ۸

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں۔ اُن کی جزا اُن کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اُس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔

سورۃ التغابن ۔ 64 {9}

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ١ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا١ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۹

جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ وہ دن ہو گا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا۔ جو اللہ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور یہ نعمتیں نَعِيمٌ مُّقِيمٌ قائم رہنے والی نعمتیں ہیں:

سورۃ التوبۃ ۔ 9 { 20۔ 22 }

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝۲۰ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝۲۱ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۲

اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنھوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا۔ وہی کامیاب ہیں۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پائیدار عیش کے سامان ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں۔ یقیناً اللہ کے پاس خدمات کا صلہ دینے کو بہت کچھ ہے۔

اب غور فرمایئے کہاں چند برس کی دنیوی زندگی اور کہاں ابدی زندگی، کوئی نسبت ہی نہیں، ابدیت اور ہمیشگی کی چند برس سے اتنی نسبت بھی نہیں جو صدیوں کو چند لمحوں سے ہو سکتی ہے کیونکہ بہر حال لمحے ہوں یا صدیاں حساب میں تو آتے ہیں۔ کہاں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی اور کہاں انگلیوں پر گنے جا سکنے والے چند سال؟

آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کی حقیقت و حیثیت تو ہمیں یہ آیت بتلاتی ہے:

سورۃ الزخرف ۔ 43 { 33۔ 35 }

وَ لَوْ لَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝۳۳ وَ لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝۳۴ وَ زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمان سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں، اور ان کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں، اور ان کے دروازے، اور ان کے تخت جن پر وہ تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں، سب چاندی اور سونے کے بنوا دیتے۔ یہ تو محض حیاتِ دنیا کی متاع ہے، اور آخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین کے لیے ہے۔

اسی بارے میں ہی کچھ احادیث بھی ملاحظہ ہوں:

كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ

صحيح سنن الترمذي

اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی بھی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ

أخرجه مسلم في كتاب الجنة، باب: فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة

اللہ کی قسم! دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں مثال ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے تو دیکھے اس کی انگلی کتنا پانی لائی ہے۔ (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ سمندر آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے، اس لیے اس سے بھی کم ہے)۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ کے میدان میں تھے کہ اچانک ایک مردہ بکری نظر آئی جو (سوج جانے کے باعث) اپنے پاؤں اٹھائے ہوئے تھی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ بکری اپنے مالک کی نگاہ میں ذلیل و حقیر ہے؟ پھر فرمایا پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جتنی یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے اس سے زیادہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل و حقیر ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کبھی اس میں سے کسی کافر کو ایک قطرہ (پانی) بھی نہ دیتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔

أخرجه البخاري في كتاب الرقاق، باب: قول النبي ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب

دنیا میں ایسے زندگی گزار جیسے تو پردیسی یا مسافر ہے۔

اور یہ حدیث بھی ہم پڑھ آئے ہیں کہ جنت میں چابک یا کمان بھر جگہ کا حاصل کر لینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

سچ یہ ہے کہ جنت کا حاصل کر لینا ہی ایسی حقیقی کامیابی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور جس کے پانے کے بعد ناکامی کا کوئی تصور نہیں۔

اب اس پر بھی بات ہو جائے کہ اللہ کے لیے کسی چیز کو ہیشگی اور خلود بخش دینا کتنا آسان کام ہے؟ غور فرمائیے کہ ہر عمر کی چیزیں رب نے ہمارے گرد و پیش پیدا کر رکھی ہیں۔ کہاں ہم ایسی مخلوق بھی دیکھتے ہیں جس کی عمر چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتی اور کہاں اللہ کی عظمت کے نشان سورج، چاند اور ستارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں کہ جن کی عمران کے پیدا کرنے والے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہیں ہم بھی رہتے ہیں جن کی عمر چند برس پر مشتمل ہوتی ہے اور یہیں وہ درخت اور پتھر بھی پائے جاتے ہیں جو سینکڑوں، ہزاروں سال تک رہتے ہیں۔ فہم کی نظر سے دیکھیے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کسی بھی چیز کی عمر کو گھٹانا بڑھانا یا اس کی ایک حد مقرر کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں بلکہ آپ کو اس پر حیرت ہو گی کہ حقیقتاً کسی چیز کو خلود یا ہیشگی بخش دینا اس کی موت سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ کی شان اور قدرتِ کاملہ کا حال دیکھیے کہ بگ بینگ جیسے عظیم الشان دھماکے کو اپنی بے پایاں طاقت سے کنٹرول کر کے اللہ سے یہ زمین و آسمان تخلیق فرما دیے حالانکہ جب دھماکے ہوتے ہیں تو تعمیر نہیں تباہی ہوتی ہے۔ اندازہ کیجیے وہ کتنی ہی طاقت و قدرت والی ہستی ہے۔ غرض زمین، سورج، چاند، ستاروں اور کہکشاؤں کو حرکت دے کر اللہ نے وقت اور موت (الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ) کو پیدا کیا اور اتنے بڑے بڑے نظاموں کو اپنی بے پناہ طاقت اور کامل قدرت سے یوں حرکت میں کر دیا کہ ہم چند چھوٹے چھوٹے گیندوں کو بھی یوں حرکت نہیں دے سکتے۔ اتنے عظیم الشان نظام میں ہر کرہ حیرت انگیز رفتار سے حرکت کر رہا ہے لیکن اس سے کسی بھی قسم کی کوئی آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔ نہ شور نہ دھواں۔

اسی حرکت کے باعث اللہ نے وقت اور موت کو پیدا کیا۔ اب سائنس یہ کہتی ہے کہ اگر اسی حرکت کی رفتار کو وہ کچھ زیادہ بڑھا دے یا بالکل روک دے تو ہیشگی اور خلود وجود میں آ سکتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیے کہ کسی چیز کو حرکت دینا اور پھر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرکت میں رکھنا آسان ہے یا اس کو کسی ایک ہی جگہ پر روک کر رکھ دینا۔ اور یہ تو محض ہمارے اندازے ہیں و گرنہ اللہ ایسا علم اور ایسی قدرت رکھنے والا ہے اور اس کی شان خلاقی ایسی کامل ہے کہ ایک ہی چیز کو تخلیق کرنے کے لیے اس کے پاس لا محدود طریقے ہیں۔ اسی پر سوچ لیجیے کہ وہ کتنی مخلوقات کو ماں کے پیٹ سے پیدا کرتا ہے اور کتنی ہی مخلوقات کو کچھ تبدیلی کے ساتھ انڈے سے پیدا کرتا ہے۔ زمین پر بسنے والے ہم اربوں انسان ہیں، پر ہر ایک کو اس نے الگ شناخت دی ہے۔ پھر کس طرح نر اور مادہ کو ایک دوسرے کا مکمل اور بہترین جوڑ بنایا۔

دنیا کی زندگی کا الوہی قانون ہمہ وقتی تغیر، گزرتا وقت اور پھر موت ہے، لیکن کچھ دوسرے قوانین کے طابع کر کے اللہ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہے اور ان کو دوام بخشا ہے اور یہی دوام ہمارے حصے میں بھی آنے والا ہے۔ کل کی ایک دائمی زندگی ہماری منتظر ہے جو اگر جنت کی ہوئی تو ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن اللہ نہ کرے اگر دوزخ کی ہوئی تو پھر اس سے بڑا عذاب کوئی نہیں کیونکہ وہاں موت نہیں آنی۔ اس زندگی کی تیاری کی کوشش کیجیے اور اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمارا یہ دوام جنت کی زندگی کا دوام ہو نہ کہ جہنم کی زندگی کا۔

دوام اور ہمیشگی کی بات میں ایک فرق ہمیں ضرور معلوم ہونا چاہیے اور وہ یہ کہ ہم فانی ہیں اور اللہ غیر فانی ہے ہماری ہمیشگی اور جنت و دوزخ کی ہمیشگی اللہ کے چاہنے سے ہو گی جبکہ اللہ خود ہی اپنی ذات میں زندہ اور قائم ہے۔ ہم اللہ کے قائم رکھنے سے آج ایک محدود زندگی جیتے ہیں اور کل کو ہمیشگی کی زندگی جئیں گے لیکن اللہ وہ زندہ اور قائم ہستی ہے جو کسی دوسرے کے قائم رکھنے سے قائم نہیں بلکہ خود ہی زندہ اور قائم ہے اور رہنے والا ہے۔

کوئی جنتی کبھی یہ نہ چاہے گا کہ اس کا حال بدل جائے

دنیا میں نعمتیں چونکہ آزمائش کے درجے میں ہیں اس لیے یہاں کسی بھی نعمت سے تسلی نہیں ہوتی اور دنیا میں تو انسان کو نعمتوں سے بھی اکتاہٹ ہونے لگتی ہے لیکن جنت نعمتوں کا وہ گھر ہو گا جس میں نعمتوں کی ایسی تکمیل ہو گی کہ جہاں سے کسی جنتی کا کبھی نکل کر کہیں اور جانے کو جی نہ چاہے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الکھف - 18 {107 - 108}

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے، ان کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو اُن کا جی نہ چاہے گا۔

اب مضمون کے آخر میں یہ اقرار و اعتراف کہ جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں اپنی دانست میں بہت کچھ پڑھ اور جان لینے کے باوجود اب بھی ہم اس بچے کی مانند ہیں جس کے لیے شادی کی خوشیوں کا مفہوم چھچوں، پلیٹوں، برقی قمقموں اور چند کھانوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا، یا جیسے ماں کے پیٹ میں باہر کی دنیا کا کچھ علم نہیں ہوتا کیونکہ جنت اور اس کی نعمتیں ایسی ہیں کہ دنیا کی کسی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں جو جنت کا حقیقی نقشہ کھینچ سکیں۔ ہم اب بھی جنت کی نعمتوں کی حقیقت اور تفصیلات کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

اس موقع پر بہتر ہے کہ ہم ذیل کی حدیث اور آیت ایک بار پھر پڑھ لیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گزرا (پھر آپ نے فرمایا) اگر تم چاہو تو (اس کے استدلال میں) یہ آیت پڑھ لو:

سورۃ السجدۃ - 32 {17}

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزا میں اُن کے لیے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب مخلوقات کی ابتدا کا بیان، حدیث 479)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ ءکلام

خلاصہ ءکلام یہ کہ دنیا مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہے اور دھوکے کا گھر ہے۔دنیادارِ امتحان ہے جس کا دورانیہ بڑا ہی مختصر ہے اور اس تھوڑے سے وقت میں آج رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں اللہ کی اطاعت وبندگی ہی جنت کے حصول کا صحیح ذریعہ ہے اور یہی وہ کامیابی ہے جس کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے،اسی نعمت کے حصول کے لیے مقابلہ کرنے والوں کو مقابلہ کرنا چاہیے اور اسی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جو لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کی بندگی واطاعت کر کے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں،اس کے احکامات کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں اور اس کے دین کا علم لے اس کو نافذ و جاری کرنے کے لیے اٹھتے ہیں اور اس راہ میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں، ان کے لیے اللہ نے نعمتوں بھرا سلامتی کا گھر بنایا ہے جسے ہم جنت کے نام سے جانتے ہیں۔وہ گھر ہر طرح کی محبوب و مرغوب، پاکیزہ ولذت والی تمام چیزوں کا مخزن اور تمام بھلائیوں کا مرکز ہے۔دوسری طرف جو لوگ اپنی خواہشات اور لذات کو اللہ کی رضا پر ترجیح دیتے ہیں،انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو جھٹلاتے ہیں اور اللہ،اس کے رسولوں،اور اس کے دین کے خلاف بغاوت کا جھنڈا لے کر کھڑے ہوتے ہیں ان کے لیے رب نے عذاب کا گھر بنایا ہے جسے ہم جہنم کے نام سے جانتے ہیں جو کہ ہر طرح کی مکروہ اور تکلیف دہ چیزوں کا گھر ہے اور ساری ہولناکیوں کا مرکز ہے۔قرآن کی زبان میں یہ دونوں گھر یعنی جنت اور جہنم دار القرار ہیں جب کہ ان دو گھروں کے علاوہ تیسرا گھر یہ دنیا دار الامتحان ہے جو کہ سنگم کی حیثیت رکھتا ہے۔یہاں سے دونوں منزلوں کے مسافر زادِ راہ لیتے ہیں۔اور یوں دنیا کا ہر شخص آخرت کا مسافر ہے جس کے لیے ان دونوں منزلوں (جنت اور جہنم) کے تعارف کے لیے اس دنیا میں ہر ایک کے نمونے بکھرے پڑے ہیں۔یہ خوش رنگ نباتات، پھول، بیل بوٹے اور میٹھے ذائقہ دار پھل، جھرنوں بہتے پانی، اٹھکیلیاں کرتی بادِ نسیم، حسین و جمیل صورتیں، خوشنما اور دیدہ زیب پیرہن سب جنت کی نعمتوں کا ایک ہلکا سا عکس ہیں اور یہاں کا رنج والم، مشکلیں، پریشانیاں، تکالیف، گرمی اور سردی جہنم کی ایک ادنیٰ نشانی ہے۔یہ بات سمجھ لیجیے کہ دنیا میں نعمتیں آلائشوں کے ساتھ جڑی ہیں۔جہاں خوشیاں ہیں وہیں غم اور تکالیف بھی ہیں۔خوشبو کے ساتھ بدبو بھی ہے۔نعمتوں، حسن و آرائش اور جمال کے ساتھ بدمزگیاں، آلائشیں اور گندگیاں بھی ہیں۔جنت میں یہ ساری نعمتیں خالص ہو جائیں گی۔وہاں صرف خوشیاں ہوں گی غم نہیں ہوں گے۔صرف نعمتیں ہوں گی اپنے بھرپور حسن و جمال و پاکیزگی کے ساتھ۔ صرف خوشبوئیں ہوں گی بدبوئیں نہیں۔نعمتیں اپنی تکمیل کے درجے میں آلائشوں سے پاک کر دی جائیں گی۔انسانی جسم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیشاب، تھوک، بلغم اور دیگر گندگیوں سے پاک کر دیے جائیں گے اور انسانی دل اور اخلاق نفرت و کدورت، کینہ و حسد اور دیگر ایسی بیماریوں سے پاک ہو جائیں گے۔ جس جنتی کے اندر جو برائی اس دنیا میں رہی ہو گی وہ برائی اس سے دور کر دی جائے گی اور یوں جنتیوں کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کر دیا جائے گا اور جنت کی تمام نعمتیں بھی ان تمام آلائشوں سے پاک ہوں گی جو ہمیں دنیا میں ان نعمتوں کے ساتھ جڑی نظر آتی ہیں۔ یہاں شہد مکھی کے پیٹ اور دودھ جانوروں کے تھنوں سے نکلتا ہے وہاں یہ دریاؤں اور نہروں کی شکل میں جاری ہوں گے۔ غرض جنت میں ہر نعمت اپنے کمال کے درجے میں ہے۔

جنت وہ حسین سرزمین ہے جہاں ابدی راحت و سکون ہے، جہاں دکھ اور تکلیف نام کی بھی کوئی چیز نہیں، جہاں نہ بغض و عداوت ہے، نہ جنگ و جدل ہے نہ خونریزیاں، نہ تھکاوٹ و بیماری ہے نہ بدصورتی و بڑھاپا اور نہ ہی موت۔ جہاں صرف امن اور سلامتی ہے، جہاں گھنے سرسبز باغات، رنگ برنگے پھولوں، پھلوں اور پودوں میں صاف پانی، دودھ، شہد اور طرح طرح کے شربتوں کے دریا بہتے ہیں اور چشمے پھوٹتے ہیں۔ جہاں کبھی نہ ختم ہونے والا رزق ہے۔ جہاں کے باسی ہیرے موتیوں، یاقوت و زمرد اور سونے چاندی کے محلات میں رہتے ہیں اور اس سرزمین میں اکٹھے ہونے والے خاندان کبھی جدا نہ ہوں گے۔ جہاں انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی صحبت میسر ہے۔ جہاں دلوں میں صرف محبت ہے، ہمیشہ کی جوانی، خوبصورتی، نوعمری اور تندرستی ہے۔ جہاں ہر تمنا کا پورا کیا جانا ہے، جہاں اللہ کی دائمی رضا و خوشنودی ہے اور جہاں اپنے پیدا کرنے والے کا دیدار اور اس سے ملاقاتیں ہیں۔ جہاں کی زندگی وہ زندگی ہے جس کے پانے والا کبھی کچھ اور نہ چاہے گا۔

جنت تو نعمتوں کا گھر ہے، جہاں رزق کی فراوانی ہے، جہاں رہنے کے لیے باغات اور محلات ہیں جن کے نیچے طرح طرح کی نہریں بہتی ہیں۔ انسان کو صحت، جوانی، تندرستی، بے فکری اور عافیت میں اپنے خاندان کے ساتھ ہمیشہ رہنے کو اگر ایک غار بھی مل جائے تو دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بھی اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اپنے بچپن ہی کا تصور کر دیکھیے جب ہم بے فکر ہوتے ہیں، ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی اور نہ ہی خدشات اور سوچیں۔ زندگی کے اس حصے کا لطف پھر کبھی نہیں آتا بھلے آپ بعد میں کیسی ہی نعمتوں میں کیوں نہ ہوں۔ اپنی آج کی زندگی پر ہی غور کر لیجیے، اول تو محرومیاں اور اگر ساری نعمتیں ہوں پھر بھی خدشات انسان کو پریشان کیے رکھتے ہیں۔ جنت میں ایسی کوئی فکر اور پریشانی نہ ہو گی اور زندگی کا حقیقی لطف تو وہی لوگ اٹھائیں گے جو جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

جنت دارالسلام ہے یعنی سلامتی کا گھر اور اس میں دائمی سکونت اللہ تمام انسانیت میں سے چھانٹ کر ان کو عطا فرمائے گا جنھوں نے اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ سے اور اللہ کی بندگی کے درست راستے، یعنی سلامتی والے دین اسلام سے محبت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی، اسے اپنے اوپر جاری و ساری کیا اور اسے کے فروغ و نفاذ کے لیے کوششیں کیں۔ انہی کوششوں کے صلہ میں انہیں ہمیشہ رہنے کو وہ معاشرہ نصیب ہو گا جو اسلام یعنی سلامتی والا معاشرہ ہو گا۔

اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بھی اپنے انہی پسندیدہ لوگوں میں شامل فرمائے جن کو وراثت میں ایسی حسین جنت اور جینے کو ایسی بہترین زندگی ملے گی۔ آمین ثم آمین۔ یہی دائمی سلامتی کا وہ گھر ہے جس کی طرف ہمارا مہربان رب ہمیں بلا رہا ہے:

سورۃ یونس ـ 10 }25{

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٥

(تم اِس ناپائیدار زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمہیں دار السّلام کی طرف دعوت دے رہا ہے۔(ہدایت اُس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

اسی کی طرف دوڑنے، مسابقت کرنے اور اسے پا لینے کی ترغیب ہمیں قرآن حکیم میں دی جا رہی ہے:

سورۃ آل عمران ـ 3 }133{

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝١٣٣ۙ

دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ پرہیزگار لوگوں کے لیے مہیّا کی گئی ہے۔

سورۃ الحدید ـ 57 }21{

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢١

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

جنہیں اسلام اس دنیا میں ہی پسند نہ آیا، جنہوں نے غیرِ اسلام کو اسلام پر ترجیح دی اور اسلام کی راہ سے روکا، جنہیں اللہ کے فرامین اور احکامات، نصائح و یاددہانیاں اس دنیا میں ناگوار گزرتی رہیں، جن کی زندگی اپنے رب سے بغاوت میں گزری وہ کیونکر یہ توقع رکھیں گے کہ دنیا میں اسلام یعنی سلامتی والے دین اور اہلِ اسلام سے نفرت کرنے کے باوجود اللہ ان کو آخرت میں دار السلام یعنی دائمی سلامتی کا گھر عطا فرمائے گا۔ ایسی گندگی کو تو تمام انسانیت سے چھانٹ کر الگ کیا جائے گا اور پھر اس غلاظت کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں اس سے پناہ دے۔

آیئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا راستہ اختیار کرتے ہیں کہ یہی اسلام ہے، یہی سیدھا راستہ ہے اور یہی سلامتی کی راہ ہے اور اس راہ پر چلنے والوں کی آخری منزل ابدی سلامتی کا گھر یعنی جنت ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ جس نے تین بار اللہ سے جنت طلب کی اور تین مرتبہ دوزخ سے پناہ چاہی اس کے حق میں یہ گواہی قیامت کے روز جنت اور دوزخ بھی دیں گے۔ آیئے اپنے بے انتہا مہربان رب سے توبہ کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں معاف فرما دے اور ہماری کوتاہیوں اور گناہوں سے درگزر فرما کر جنت کو ہمارا ابدی ٹھکانا بنا دے:

اللھم انا نسالک الجنۃ الفردوس ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللھم انا نسالک الجنۃ الفردوس ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللھم انا نسالک الجنۃ الفردوس ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنت اور اس کی نعمتیں کس پر حرام ہیں؟

پچھلے صفحات میں ہم نے جنت کی نعمت بھری زندگی کے بارے میں جانا۔اب آیئے یہ جانتے ہیں کہ وہ کون بدنصیب لوگ ہیں جن پر جنت اور اس کی نعمتوں کو حرام کردیا گیاہے۔اس معاملے میں بھی قرآن عظیم نے ہمیں رہنمائی سے محروم نہیں رکھا بلکہ ان لوگوں اور ان کے جرائم وصفات کے بارے میں بتلادیاہے جو کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔آیئے قرآن کی اس رہنمائی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تاکہ اگر کہیں ہم بھی انہی لوگوں کے راستے پر جارہے ہوں تو توبہ کرلیں اور پلٹ آئیں۔

• وہ کافر جنھوں نے کفر کیا اور پھر کفر پر ہی مر گئے

جو لوگ کفر کرتے ہیں اور کافر ہی مرتے ہیں قرآن حکیم ان کے بارے میں ہمیں یہ بتلاتاہے کہ ان کا یہ گناہ کبھی معاف نہ کیا جائے گا اور وہ جنت میں کبھی نہ جائیں گے:

سورۃ محمد ۔ 47 {34}

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے ان کو اللہ ہرگز معاف نہ کرے گا۔

سورۃ البقرۃ ۔ 2 {161 ـ 162}

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے، ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اسی لعنت زدگی کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کی سزا میں کوئی تخفیف ہو گی اور نہ انہیں پھر کوئی دوسری مہلت دی جائے گی۔

سورۃ آل عمران ۔ 3 {91}

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٩١﴾

یقین رکھو، جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں جان دی، ان میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اسے قبول نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

ان کافروں سے قیامت کے روز کہا جائے گا کہ:

سورۃ الأحقاف ۔ 46 {20}

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾

پھر جب یہ کافر آگ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ”تم اپنے حصّے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان کا لُطف تم نے اُٹھا لیا، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں اُن کی پاداش میں آج تم کو ذلّت کا عذاب دیا جائے گا۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

• شرک کرنے والوں اور شرک پر مرنے والوں پر جنت حرام ہے

اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے، وہی ہمیں رزق دیتا ہے، اسی کی بنائی زمین و کائنات میں ہم رہتے ہیں اور ہماری زندگی کے تمام اسباب و وسائل اسی نے مہیا کیے ہیں، ان نعمتوں پر مزید یہ کہ اس نے ہمیں سوچنے سمجھنے والے دل اور عقل عطا فرمائی۔ غرض خدا کی نشانیوں میں غور و فکر کیجیے تو جانیں گے کہ کائنات میں بلاشرکت غیرے بس اللہ ہی کی حکومت، بادشاہی اور فرمانروائی چل رہی ہے اور ہماری زندگی کا ایک ایک سانس خالص اسی کی عطا، کرم اور مہربانی ہے جس میں کسی دوسرے کی کوئی شرکت نہیں اور اسی اقرار و عہد کا وہ ہم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ ہم بس اسی کی بندگی اور اطاعت کریں اور اس کی ذات، صفات، حقوق بندگی، اختیارات، ارادوں، فیصلوں، بادشاہی اور حکومت میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اب اس ایک ہی اللہ کی تخلیق ہو کر، اس کا دیا ہوا رزق کھا کر اور اس کے بنائے زمین و آسمان کی حدود میں رہ کر جب ہم اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں تو یہ وہ انتہائی سنگین جرم ہے جس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے) اور یہ بات قرآن میں اپنے محبوب بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کی زبانی ہمیں بتلائی گئی جن کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی:

سورۃ لقمان ۔ 31 { 12۔13 }

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی کہ اللہ کا شکر گزار ہو۔ جو کوئی شکر کرے اُس کا شکر اُس کے اپنے ہی لیے مفید ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو حقیقت میں اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اُس نے کہا "بیٹا! خُدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

اسی مضمون پر کچھ احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد (سیدنا ابو بکرہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلاؤں؟ تین بار آپ ﷺ نے یہی فرمایا (پھر فرمایا کہ) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے) دوسرے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا، تیسرے جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ اور رسول اللہ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور بار بار یہ فرمانے لگے (تاکہ لوگ خوب آگاہ ہو جائیں اور ان کاموں سے باز رہیں) حتیٰ کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ (تاکہ آپ کو زیادہ رنج نہ ہو ان گناہوں کا خیال کر کے کہ لوگ ان کو کیا کرتے ہیں)۔ (صحیح مسلم)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات گناہوں سے بچو جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ صحابہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

2۔ جادو کرنا۔

3۔ اس جان کو مارنا جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، لیکن حق پر مارنا درست ہے۔

4۔ سود کھانا۔

5۔ یتیم کا مال کھا جانا۔

6۔ اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا۔

7۔ اور ایماندار، پاک دامن عورتوں پر جو بدکاری سے واقف نہیں، تہمت لگانا۔ (صحیح مسلم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانا بہت بڑا ظلم اور بدترین جرم ہے۔ یہ ایسا بھیانک و گھناؤنا کام اور ایسی خوفناک غلطی ہے کہ جو شخص شرک میں ملوث رہا اور توبہ کیے بغیر مر گیا اور اللہ کے ہاں اس حال میں حاضر ہو کہ ساتھ میں شرک لیے ہوئے ہے تو اس کا یہ گناہ اس دوزخ میں لے جائے گا کیونکہ یہ اللہ کی کتاب میں ناقابل معافی گناہ ہے اور اس کے مرتکب پر اللہ نے جنت حرام کر دی:

سورۃ النساء ۔ 4 {48}

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھیرایا اُس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔

سورۃ النساء ۔ 4 {116}

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

سورۃ المائدۃ ۔ 5 {72}

۔۔۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

شرک کی معافی کیوں نہیں اور مشرک پر جنت کیوں حرام ہے، علماء نے اس بات کو سمجھانے کے لیے بڑی خوبصورت مثالیں دی ہیں۔ جن میں سے ایک مثال میاں بیوی کے رشتے کی دی گئی ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک سلیم الفطرت شخص کبھی اپنی بیوی میں دوسرے کی شراکت برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک طرف تو وہ اپنی بیوی کے لیے دن رات محنت کر کے کما رہا ہو، اسے کھلا پلا رہا ہو اور اسے ہر سہولت فراہم کر رہا ہو، دوسری طرف اگر اسے یہ معلوم ہو کہ اس کی بیوی کی دلچسپی، محبت اور تعلق اس کے ساتھ نہیں بلکہ کسی اور کے ساتھ ہے یا وہ ان حقوق میں جو خاص اس کے لیے ہی ہیں کسی دوسرے کو بھی شریک کرتی ہے تو اپنی بیوی کی یہ غلطی وہ کبھی معاف نہ کرے گا ہاں باقی جتنی بھی خامیاں ہوں وہ معاف کی جا سکتی ہیں اور ان کوتاہیوں کے ساتھ بھی یہ تعلق تمام عمر نبھ سکتا ہے اور نبھتا ہے لیکن ایک بیوی کی طرف سے شوہر کے خاص حقوق میں دوسروں کی شراکت ایک ایسی غلطی ہے جس کو ایک ایسا شوہر جس کی فطرت مسخ نہ ہو چکی ہو کبھی معاف نہ کرے گا۔

اب یہ تو بات سمجھانے کے لیے محض ایک مثال ہے اور ایک ایسے انسانی رشتے کا حال ہے جو چند لفظوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور جس رشتے کی خالق و مخلوق کے رشتے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ غور فرمایئے کہ اللہ کے ساتھ ہمارا تعلق خالق اور مخلوق کا ہے جو کہ ہمارا سب سے پہلا اٹوٹ رشتہ ہے۔ ہم اللہ کو اپنا خالق و مالک و رب مانیں یا نہ مانیں وہ بہر حال ہمارا خالق و مالک و رب ہے۔ جس طرح کوئی اپنے والدین کے رشتے سے انکار نہیں کر سکتا اسی طرح اپنے خالق کے رشتے کا انکار بھی نہیں کر سکتا۔ اسی مثال سے علماء نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں کسی دوسرے کی شرکت کے بغیر پیدا تو اللہ کرتا ہے، رزق دیتا ہے، ہم ساری زندگی اسی کے انتظام پر جیتے ہیں اور کہیں ایک لمحے کے لیے بھی کوئی دوسرا حقیقتاً ہماری زندگی برقرار رکھنے کے عمل میں شریک نہیں ہوتا تو بھلا خدا کی غیرت کیوں یہ گوارا کرے کہ ہم اس کی مخلوق ہو کر اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کریں۔ ہمیں زندگی وہ عطا کرے اور ہماری نیاز مندیاں دوسروں کے لیے وقف ہوں، ہم رزق کھائیں اللہ کا، زندہ رہیں اللہ کی مہربانی سے اور ہمارا خوف اور ہماری امیدیں دوسروں سے وابستہ ہوں، ہمیں سب کچھ عطا اللہ فرمائے اور ہم سر جھکائیں اوروں کے دروں پر جو خود ہمارے ہی جیسی بے بس کمزور مخلوق ہیں۔ کفر و شرک اللہ سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بغاوت ہے اور دستور ہے کہ باغی کی کوئی اچھائی و نیکی نہیں دیکھی جاتی، اسے صرف سزا دی جاتی ہے۔ شرک کی بنیاد میں ہی یہ خیال اور یہ عنصر کارفرما ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف کسی کمزوری، محتاجی اور عیب کو منسوب کیا جائے حالانکہ وہ ہر کمزوری، محتاجی اور عیب سے پاک ہے اور یہ اللہ کی توہین ہے کہ اسی کا ساختہ پرداختہ کوئی شخص اٹھ کر اسی کی مخلوق میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک کرے۔ اور اللہ کی یہ توہین ایک ایسا گناہ ہے جسے وہ کبھی معاف نہ کرے گا۔

بس یہی وہ جرم عظیم ہے کہ خدا کی بارگاہ میں جس کی معافی کوئی نہیں جیسا کہ اوپر آیات میں ذکر آیا اور یہ معاملہ ایسا حساس ہے کہ:

سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ دو واجب کر دینے والی چیزیں کیا کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں جائے گا اور جس کو اس حال میں موت آئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ (صحیح مسلم)

اور نیتوں اور دلوں کے خیالات اور وسوسے تک جاننے والا اللہ صرف وہ اعمال قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیے جائیں۔ وہ کوئی بھی ایسا عمل قبول نہیں کرتا جس میں اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کیا جائے۔ جو کوئی ایسا عمل کرے تو پھر اپنے عمل کی جزا کی جھوٹی توقع بھی اسی سے رکھے جسے اس نے اس عمل میں اللہ کے ساتھ شریک کیا۔ خدا کے ہاں اس کا یہ عمل مردود ہے۔ حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور شریکوں کی نسبت شرک سے بہت زیادہ بے پرواہ ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو بھی ملایا اور شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شریک کیے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (یعنی اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ حصہ نہ ہو)۔ (صحیح مسلم)

سارے اعمال کو برباد کر دینے والے اسی گناہ یعنی شرک سے بچنے کے لیے سارے انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کی طرف یہ وحی کی گئی کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃالزمر ۔ 39 {65۔66}

وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

(اے نبیؐ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جاچکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہوجائے گا اور تم خسارے میں رہوگے۔ لہٰذا تم بس اللہ ہی کی بندگی کرو اور شکر گزار بندوں میں سے ہوجاؤ۔

شرک وہ نجاست اور گندگی ہے جس کے ساتھ کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی:

سورۃالتوبة ۔ 9 {28}

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔۔۔ ۝ اے ایمان لانے والو! مشرکین ناپاک ہیں۔

شرک جنت کو حرام کردینے والا ناقابل معافی گناہ ہے اس لیے اے ایمان والو شرک سے بچنا:

سورۃیوسف ۔ 12 {106} وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراتے ہیں۔

اور اگر اب تک اس جرم میں مبتلا رہے ہیں تو زندگی کی اگلی سانس سے پہلے ہی توبہ کرلیجیے کہ توبہ ہر گناہ کو مٹادیتی ہے:

سورۃمریم ۔ 19 {60}

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝

البتہ جو توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عملی اختیار کرلیں وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرّہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

• اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کرنے والے

سورۃ الأعراف ۔ 7 { 40 ۔ 41 }

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۰ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱

یقین جانو جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہوگا اور جہنم ہی کا اوڑھنا۔ یہ ہے وہ جزا جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔

• دین کو کھیل تماشا اور مذاق بنا لینے والے وہ لوگ جو اللہ کی باتوں اور احکامات کی توہین کرتے ہیں اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں

سورۃ الأعراف ۔ 7 { 50 ۔ 51 }

وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ "اللہ نے یہ دونوں چیزیں اُن منکرینِ حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بُھلادیں گے جس طرح وہ اِس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔"

• کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر قتل کرنے والے

سورۃ النساء۔ 4 {93}

وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

علماء نے اس آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ جو شخص کسی مومن کے ناحق قتل کو جائز سمجھ کر اسے قتل کرتا ہے وہ اس زمرے میں آتا ہے نہ کہ وہ جس سے غلطی یا اتفاقی غصہ کی بنا پر یہ جرم سرزد ہو جائے۔ (واضح رہے کہ حق کے ساتھ قتل کیا جانا اسلامی حدود و قوانین کے نفاذ میں قتل کیا جانا ہے مثلاً قصاص میں قتل کیا جانا، شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا جانا، مرتد کو قتل کیا جانا وغیرہ)۔

ایک مومن کی جان اللہ کی نگاہ میں کس قدر قیمتی ہے اس کا اندازہ آپ اوپر کی آیت سے لگا لیجیے۔ یہ وہ سخت ترین سزا ہے (جہنم میں ہمیشہ رہنا، اللہ کا غضب، اللہ کی لعنت اور عذاب عظیم) جو کسی ایک گناہ کی قرآن میں بیان کی گئی ہے لہذا اس آیت سے سرسری طور پر نہ گزر جایئے گا کیونکہ آج کے پر فتن دور میں وہ تمام لوگ جو اہل ایمان کے قتل ناحق کو جائز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں، اس کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پھر اس پر عمل درآمد کرتے ہیں اس آیت کی زد میں آتے ہیں۔ بھلے وہ حکومت اور اقتدار کو استعمال کر کے مومنین کا ناحق خون بہانے والے ظالم ہوں، محض اپنا رعب و دبدبہ بٹھانے کے لیے سرعام سڑکوں پر عام لوگوں پر فائرنگ کرنے والے ہوں، خوف و ہراس پھیلانے کے لیے ٹارگٹ کلنگ کرنے والے ہوں، دوسروں کو محض اس لیے قتل کر دینے والے ہوں کہ وہ ہمارے فرقے یا پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا، مسجدوں کو غیر محفوظ بنانے والے ہوں، یا پھر چوکوں، چوراہوں اور عام لوگوں کی مصروف گزرگاہوں پر دہشت پھیلانے کے لیے بم دھماکے کر کے معصوم اہل ایمان کی ناحق جان لینے والے ہوں۔ ان سب کو قرآن کی اس آیت کے آئینے میں اپنا چہرہ اور انجام دیکھ لینا چاہیے۔

اسی بارے میں کچھ احادیث میں تو اس طرح آیا ہے کہ مومن کی جان کی حرمت بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ کعبۃ اللہ کی حرمت، اور یہ کہ مومن کو ناحق قتل نہ کیا جائے بھلے زمین و آسمان جلا دیے جائیں۔ اور یہ کہ اگر زمین و آسمانوں کے تمام بسنے والے اگر کسی ایک مومن کے ناحق قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ قتل تو کجا حدیث مبارکہ میں ہتھیار سے مومن کی طرف اشارہ تک کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مومن کی جان تو کیا اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی ایسے کافر کو ناحق قتل کیا جائے جو ذمی ہو۔ حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی ذمی کافر کو ناحق قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔'' (صحیح مسلم)

انسانی جان اسلام کی نگاہ میں اتنی قیمتی ہے کہ قرآن نے ایک انسان کے ناحق قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے:

سورۃ المائدۃ ۔ 5 {32}

۔۔۔مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ۔۔۔ ۝۳۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس نے کسی انسان کو خُون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانون کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔

اسلام تو اپنی جان لینے کو یعنی خود کشی کو بھی سخت قابل مذمت فعل اور حرام موت قرار دیتا ہے۔ احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

سیدنا جندبؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " ایک شخص کے کچھ زخم لگ گیا تھا، اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میرے بندے نے مجھ سے سبقت کی (یعنی اپنی جان خود دے دی) لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔" (صحیح مسلم)

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص زخم لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنے آپ کو زخم لگایا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

• سود کھانے والے جو توبہ نہ کریں

سورۃ البقرۃ ـ 2 {275}

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝275

جو لوگ سُود کھاتے ہیں، اُن کا حال اُس شخص کا سا ہوتا ہے، جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔ اور اس حالت میں اُن کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: "تجارت بھی تو آخر سُود ہی جیسی چیز ہے"، حالانکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سُود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے ربّ کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لیے وہ سُود خوری سے باز آجائے، تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے، وہ جہنمی ہے، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

• دماغوں میں بسی جھوٹی بڑائی اور تکبر کے باعث سچائی کو نہ ماننے والے، اللہ کے احکامات کی پروانہ کرنے والے اور دوسروں کو حقیر جاننے والے مغرور اور متکبر لوگ

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص بولا کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا (اوروں سے) اچھا ہو، (تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی پچ یا نفسانیت سے ایک بات واجبی اور صحیح ہو تو اس کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (صحیح مسلم)

متکبرین کے متعلق اللہ کے یہ فرامین بھی ذہن میں رہیں:

سورۃ الأعراف ۔ 7 { 146۔147 }

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ۝١٤٦ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١٤٧

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی نشانیوں سے اُن لوگوں کی نگاہیں پھیر دوں گا جو بغیر کسی حق کے زمین میں تکبر کرتے ہیں (بڑے بنتے ہیں)، وہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں کبھی اس پر ایمان نہ لائیں گے ، اگر سیدھا راستہ اُن کے سامنے آئے تو اسے اختیار نہ کریں گے اور اگر ٹیڑھا راستہ نظر آئے تو اس پر چل پڑیں گے، اس لیے کہ اُنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے بے پروائی کرتے رہے۔ ہماری نشانیوں کو جس کسی نے جھٹلایا اور آخرت کی پیشی کا اِنکار کیا اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ کیا لوگ اِس کے سِوا کچھ اور جزا پا سکتے ہیں کہ جیسا کریں ویسا بھریں؟

سورۃ النساء - 4 {36} ---اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿٣٦﴾

یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔

سورۃ لقمان - 31 {18} اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿١٨﴾

بے شک اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ الحدید - 57 {23} ---وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿٢٣﴾

اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔

کچھ احادیث مبارکہ:

سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عزت اور بڑائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اس کی صفتیں ہیں) پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو کوئی یہ مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا، میں اس کو عذاب دوں گا۔ (صحیح مسلم)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنا کپڑا غرور سے زمین پر کھینچے (گھسیٹے)۔ (صحیح مسلم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ احادیث مبارکہ اہل جنت کے بارے میں:

سیدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں (کہ وہ کون لوگ ہوتے ہیں)؟ جنتی ہر وہ شخص جو دنیا والوں کی نظر میں حقیر و ذلیل ہو اور اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کر دے اور کیا میں تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں (کہ وہ کون لوگ ہوتے ہیں)؟ دوزخی شریر، مغرور، اور متکبر لوگ ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاری)

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: '' دوزخ اور جنت نے آپس میں بحث کی۔ دوزخ نے کہا کہ میں متکبر اور ظالم لوگوں کو عذاب دینے کے لیے مخصوص کردی گئی ہوں اور جنت نے کہا کہ معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو (دنیا کے لحاظ سے) غریب، محتاج، نظر سے گرے ہوئے ہوں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اور یہ آیت بھی ملاحظہ ہو:

سورۃ القصص - 28 {83}

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳

وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے۔ اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کی بھلائی متقین ہی کے لیے ہے۔

متکبر ہونا صرف اللہ کی صفت ہے اور تکبر صرف اللہ ہی کو جچتا اور زیب دیتا ہے۔ اب کوئی اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے تو ہم کہتے ہیں کہ مغرور ہو گیا۔ غرور کے لفظی معنی ہیں دھوکہ۔ یعنی کوئی تکبر کرنے لگے تو مطلب یہ ہوا کہ وہ دھوکے میں پڑ گیا ہے۔ دنیا کی زندگی بھی متاع الغرور یعنی دھوکے کا سامان ہے۔ مخلوق تو نام ہی محتاجی اور کمزوری کا ہے اور مخلوق کی بڑائی اکڑنے میں نہیں بلکہ اس میں ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک پروردگار کے سامنے جھک جائے، اس کا تقوی اور عاجزی اختیار کرے کیونکہ اسی میں مخلوق کی عزت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تکبر بد بختی کا نام ہے بعض سلف نے کہا ہے کہ غرور کرنے والا علم اور معرفت سیکھ ہی نہیں سکتا۔ داعیانِ الی اللہ کی زندگی کا تجربہ ہے کہ جو لوگ متکبر و مغرور ہوتے ہیں انہیں حق بات کی سمجھ نہیں آتی کیونکہ ان کے دماغ میں یہ بات بیٹھ چکی ہوتی ہے کہ ہم بڑے ہیں اور دوسروں سے افضل ہیں اس لیے ہم سے بہتر کوئی نہیں جانتا اور یوں یہ لوگ سچائی کی رہنمائی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ صحیح رویہ یہ ہے کہ حکمت کے موتی جہاں سے بھی ملیں اپنی جھولی میں ڈال لینے چاہییں۔

تفسیر ابن کثیر سے تکبر کی مذمت میں کچھ جملے ملاحظہ فرمایئے:

انسان اپنے غرور اور خود پسندی میں بڑھتے بڑھتے اللہ کے ہاں جباروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر اپنی نافرمانی کے عذاب میں پھنس جاتا ہے۔ امام محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ جس دل میں جتنا گھمنڈ اور تکبر ہوتا ہے، اتنی ہی عقل اس میں کم ہوتی ہے۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ لقمان آیت 18)

غور کیجیے کہ جو انسان زندگی کی ایک ایک سانس کے لیے اپنے خالق کا محتاج ہے، جو اپنے پیٹ میں گندگی لیے گھومتا ہے، اسے بھلا تکبر کیونکر زیب دے سکتا ہے؟ جسے ہر تھوڑی دیر کے بعد دوسروں کی نگاہوں سے چھپ کر رفع حاجت کی ضرورت ہو، ایسے پابند اور محتاج کو بڑائی کہاں جچتی ہے؟

تکبر شیطان کی سب سے بڑی غلطی ہے جس نے اسے مقرب سے مردود کر دیا۔ دل میں اگر اپنی بڑائی کا کیڑا پڑ جائے تو اللہ کی ہدایت کے راستے بند ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر آیت میں پڑھا۔ انسان کی خیر، بھلائی اور فلاح اللہ کے سامنے جھک جانے میں اور اللہ کی غلامی قبول کر لینے میں ہے۔ اسلام اور ہدایت بندگیء رب کا اور بس اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ دلوں کو تکبر کا مرض لگ جائے تو یہ انسان کو جھکنے نہیں دیتا اور شیطان کے راستے اور انجام پر ڈال دیتا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ کسی بھی نبی اور رسول کی مخالفت کرنے والے اس معاشرے کے متکبر کھاتے پیتے لوگ اور سردار تھے۔ اللہ ہمیں اس خطرناک مرض سے محفوظ رکھے۔

مختصراً یہ کہ

کفر

شرک

اللہ کی آیات کو جھٹلانا، ان کے مقابلے میں سرکشی کرنا، ان کی توہین کرنا اور ان کا مذاق اڑانا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی مومن کاناحق قتل

سود کھانا

غرور و تکبر اور دوسروں کو حقیر جاننا

یہ سب وہ خطرناک ترین گناہ ہیں کہ اگران سے توبہ نہ کی جائے اوران پر انسان کو موت آجائے تو یہ انسان کو جنت اوراس کی نعمتوں سے محروم کردیتے ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ کسی جرم کی سزااس کے دورانیے پر نہیں بلکہ نوعیت پر ہوتی ہے اوراوپر پیش کردہ جرائم خدا کی نظر میں ایسی سنگین نوعیت کے ہیں کہ جوانسان کے لیے جنت سے محرومی اور جہنم کی سزا کی صورت میں بہت بڑے نقصان اور خسارے کا باعث بن جاتے ہیں۔

آیئے اللہ کے حضور توبہ کریں تاکہ اگر ہم سے جانے یاانجانے میں یہ گناہ سرزد ہوئے ہوں تو اللہ ہمیں معاف فرمادے اور دعا کریں کہ اللہ آئندہ ہمیں ان تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہم پر جنت کو حرام کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔(آمین)

اللھم انا نسالک الجنۃ ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللھم انا نسالک الجنۃ ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللھم انا نسالک الجنۃ ونعوذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں درس وتدریس کے شعبے سے وابستہ ہوں اور مختلف موضوعات پر قرآنی آیات اکٹھی کر کے ان کو ان کے عنوان کے مطابق ایک مضمون کی ترتیب دینا میرا شوق ہے۔ جب قرآن حکیم سے وہ آیات اکٹھی کیں جو جنت کے بارے میں تھیں تو ایسے خوبصورت مناظر سامنے آئے کہ جنہیں پڑھتے ہی دل بے اختیار رب سے جنت کی دعا مانگنے لگتا ہے کیونکہ جیسا حسین نقشہ قرآن حکیم میں جنت کا کھینچا گیا ہے وہ دل میں اس کے حصول کی بے پناہ امنگ پیدا کرتا ہے۔ جی چاہا کہ ایک مختصر کتاب کی صورت میں اللہ کے بندوں کو حقیقی نعمتوں والی زندگی کی قرآنی جھلک دکھادوں۔

ہم تمام عمر دنیاوی زندگی کی کوششوں اور دوڑ میں کھپا دیتے ہیں اور جو حقیقی فلاح وکامیابی ہے اس کے لیے کوئی جدوجہد نہیں کرتے حالانکہ ہماری کاوشوں اور محنتوں کا مرکز ومحور اخروی زندگی کی کامیابی ہونا چاہیے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو جنت کی زندگی کے بارے میں جاننا ہر فرد کے لیے بہت ہی ضروری ہے تاکہ اسے اپنی منزل سے آگاہی ہو اور پھر وہ اس کے لیے کوشش بھی کر سکے۔ اللہ کرے کہ یہ کتاب ہمیں زندگی کا صحیح مقصد متعین کرنے میں مدد دے اور ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنے ایمان واعمالِ صالحہ سے اپنے رب کو راضی کرلیں اور اس کی ابدی جنت کے وارثوں میں شامل ہوں۔

یہ کتاب ہر عمر اور ہر مکتب فکر کے فرد کے لیے یکساں مفید ہے اور زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے۔ اس کا موضوع آفاقی ہے اور کسی مخصوص وقت، علاقے اور قوم کے لیے نہیں۔ یہ کتاب آج سے برسوں بعد بھی پڑھی جائے تو یکساں اہمیت اور دلچسپی کی حامل ہے۔ میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ ہر باب کی وضاحت قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے ہی کی جائے اور ہر عنوان پر لکھتے وقت اسی دائرے میں ہی رہا جائے تاکہ قاری کا دل مطمئن رہے کہ وہ جو کچھ پڑھ رہا ہے وہ مستند (authentic) مواد ہے۔ اس کا موضوع بہت ہی اہم اور دقیق ہے جس کے ساتھ انصاف کیا جانا نہایت ہی مشکل کام ہے تاہم میری طرف سے ایک کوشش ہے اس امید پر کہ شاید کسی پڑھنے والے کے دل میں جنت کے حصول کی سچی امنگ پیدا ہو جو اس کی زندگی بدل کر اسے جنت کا مستحق بنادے اور شاید اس کے صلہ میں میرا مالک خوش ہو کر میرا نام بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمادے جنہیں وہ یہ نعمت عطا فرمائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

میری اس کوشش میں جو کچھ صحیح لکھا گیا ہے وہ خالص اللہ ہی کی مہربانی اور اسی کے دیے ہوئے علم کی بنا پر ہے اور میری کسی بات میں اگر غلطی ہے تو وہ میری خطا ہے اور میں اس کے لیے اس رحیم و کریم ہستی سے معافی کا طلبگار ہوں۔ ہماری کوئی بھی رائے غلط ہو سکتی ہے کیونکہ ہر معاملہ کی حقیقت کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ ان اصبت فمن اللہ وان اخطئت فمن نفسی، واللہ غفور الرحیم۔

اگر آپ کو یہ کتاب پسند آئی ہو تو میں آپ سے ایک گزارش یہ ضرور کروں گا کہ آپ کم از کم ایک بار قرآن کا ترجمہ ضرور پڑھ لیجیے۔ کیونکہ یہ مالک کائنات کی طرف سے اعلیٰ ترین نعمت اور انسانیت کے لیے ہدایت کا راستہ ہے۔ ایسا شخص کیا جیا جس نے پوری زندگی گزاری اور اپنے پیدا کرنے والے کی معرفت نہ حاصل کی۔ یہ نہ جانا کہ اس کا رب کیسا ہے اور اس سے کیا چاہتا ہے، اس کے خالق نے اسے کیوں پیدا کیا ہے، اسے کیسے جینا چاہیے اور کیسے نہیں۔ یہی سب جاننے اور با مقصد زندگی جینے کے لیے ہمارا قرآن پڑھنا اور اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعاؤں کا طلبگار

اورنگزیب یوسف